بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 47

شمارہ 23

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم
نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

Postal Registration No:p/GDP-23

شرح چندہ
سالانہ 150 روپے
بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک 20 پونڈ یا 40 ڈالر امریکن۔ بذریعہ بحری ڈاک 10 پونڈ یا 20 ڈالر امریکن

8 صفر 1419 ہجری۔ 4 احسان 1377 ہش 4 جون 98ء

لندن۔ ۳۰ مئی (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں الحمد للہ۔ حضور انور جرمنی کے کامیاب دورہ سے واپس لندن تشریف لے آئے ہیں۔ کل حضور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب جماعت احمدیہ کو ہندوستان و پاکستان کے موجودہ سیاسی حالات سدھرنے کیلئے دُعا کی تحریک فرمائی۔

پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر آن حضور پر نور کا حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔

ہندوپاک کے ایٹمی دھماکے ان ملکوں کو ہمیشہ کیلئے ناکارہ کر دینے کی ایک خوفناک سازش ہے

دونوں ممالک آئندہ جنگ سے باز رہیں کیونکہ ان کی اقتصادیات جنگ کی متحمل نہیں ہوسکتیں

اقتصادیات کا بڑا حصہ تو پہلے ہی نیوکلئر ہتھیاروں کی تیاری میں خرچ ہوچکا ہے

دونوں طرف کے حکمران اپنے عوام سے عدل واحسان کا سلوک کریں

ایٹمی تابکاری کے نقصانات سے بچنے کیلئے حضرت امیر المومنین کا ہومیوپیتھک نسخہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس مرزا طاہر احمد امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ فرمودہ ۲۹؍ مئی ۱۹۹۸ء بمقام مسجد فضل لندن

لندن ۲۹؍ مئی (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد فضل لندن سے خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے ہندوپاک کے ایٹمی دھماکوں اور بعد کے واقعات پر تبصرہ فرمایا۔ حضور انور نے آیت کریمہ۔

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا (النساء ۵۹)

کی تلاوت فرمائی پھر فرمایا۔

اس آیت کا بہت گہرا تعلق برصغیر میں رونما ہونے والے موجودہ واقعات سے ہے۔ لیکن اس سے پہلے میں ایک عمومی تبصرہ کرنا چاہتا ہوں تاکہ اس آیت کا پس منظر جو اس وقت وہاں دکھائی دے رہا ہے وہ روشن ہو جائے۔ فرمایا ہندوستان و پاکستان کے ایٹمز یا ایٹم بنانے کی صلاحیت کے متعلق اور بموں کا جتنا ذخیرہ وہ اکٹھا کر چکے ہیں ان کے متعلق تمام متجسس عالمی طاقتوں کو شروع سے علم ہے۔ یہ سراسر برصغیر میں فساد پھیلانے کی ایک مذموم کوشش ہے ان عالمی طاقتوں نے جو جال بُنا تھا وہ ڈال دیا ہے حالانکہ ہندوستان و پاکستان کو سوچنا چاہئے تھا کہ یہ دھوکہ دینے والے لوگ ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے تو چودہ سو سال پہلے ان دجالی طاقتوں سے آگاہ فرمادیا تھا۔ یہ لوگ (یعنی عالمی طاقتیں) دجل و فریب کا جال بنتے ہیں اور پھر ڈال دیتے ہیں اور وہ مچھلیاں یعنی (غریب ممالک) جو سمجھتی ہیں کہ ہم ان کے قابو میں نہیں آسکتے وہ ان کے قابو میں آجاتی ہیں۔

حضور نے فرمایا ہندوستان و پاکستان کے خلاف ایک سازش ہے یعنی ہندوستان و پاکستان کے عوام کے خلاف ایک سازش ہے اور ان دونوں ملکوں کو ہمیشہ کیلئے ناکارہ کرنے کی سازش ہے جس کے بارہ میں حالات آئندہ پر پرزے کھولیں گے تو آپ کو سب کچھ دکھائی دینے لگ جائے گا۔

حضور نے فرمایا دونوں طرف کے بے چارے عوام گلیوں میں نکلے ہیں اور خوشیاں منا رہے ہیں لیکن ان کو پتہ ہی نہیں کہ آئندہ ان سے کیا ہونے والا ہے ہمیشہ ایسی صورت حال میں عوام مارے جاتے ہیں اور غریب عوام قربانی میں سب سے آگے اور مار پڑنے کے لحاظ سے بھی سب سے آگے ان بے چاروں کا پہلے والا حال بھی نہیں رہے گا وقتی طور پر جشن منانا اور بات ہے مگر بھوکے پیٹ گزارہ کرنا بالکل اور بات ہے یہ جو جنون کا دور ہے دونوں ملکوں میں یہ تو ختم ہو جائے گا باقی بھوک رہ جائے گی پھر بھوک بھی فساد پیدا کرے گی اور ملک کا رہا سہا نظام بھوکے اپنی بغاوت کے ذریعہ تباہ کر دیں گے۔ یہ وہ باتیں ہیں جو گہری نظر سے دیکھنے والی تھیں۔

حضور نے فرمایا دوسری بات ایٹمی تابکاری ہے ان دھماکوں کو اس کھیل کا آخری باب تصور کرنا بالکل غلط ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ تابکاری کے اثرات لمبے عرصے تک ظاہر ہوتے چلے جائیں گے وہاں کے روزمرہ کے ٹمپریچرز (یعنی درجہ حرارت) بڑھ گئے ہیں یہ بہت ہی خوفناک چیز ہے یہ وہ دھواں ہے جس کے متعلق قرآن مجید نے واضح فرمایا تھا کہ یہ وہ دھواں ہے جس کے سائے کے نیچے کوئی امن نہیں یہ ہلاک کرنے والا دھواں ہے۔ یہ زندگی کی ہر شکل کو ہلاک کر دے گا۔ پس عجیب بات ہے کہ ہر دو ملک اپنے اپنے ہاں یہ دھواں پیدا کر رہے ہیں اور جشن بھی منا رہے ہیں۔ ایسی پیچیدگیاں ہیں اس صورت حال کی کہ جن سے نمٹنا بہت مشکل کام ہے اور بہت دور رس نگاہ کی ضرورت رکھتا ہے اور اہل دانش کو سر جوڑ کر ان مسائل کو پیش نظر رکھتے ہوئے کوئی حل تجویز کرنا چاہئے اب جو ہو چکا وہ تو ہو چکا آئندہ اس سے کیسے نجات ملے گی۔

حضور نے فرمایا کہ ایٹمی تابکاری کے متعلق تو میں جماعت احمدیہ کو خصوصیت سے اور ان کی وساطت سے سارے پاکستان و ہندوستان کو مشورہ دیتا ہوں کہ ایک ہومیوپیتھک دوا ایسی موجود ہے جس کو ہم نے بارہا تجربہ کر کے دیکھا ہے کہ تابکاری کے اثرات ہو بھی چکے ہوں تو ان کو مٹانے میں غیر معمولی مدد کرتی ہے ایک دوا کا نام ہے۔

RADIUM BROMIDE

اور ایک کا نام ہے CARCINOCIN

میں نے ان دونوں دواؤں کو تابکاری کے مریضوں پر استعمال کیا ہے ایسے مریضوں پر جن کو ہسپتالوں میں تابکاری کا نشانہ بنایا گیا تھا اور خطرہ تھا کہ پھر وہ ہاتھ سے نکل جائیں گے لیکن جب ان دو دواؤں کو استعمال کیا گیا تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ وہ بالکل ٹھیک ہنستے کھیلتے اپنے۔ ہسپتالوں سے باہر نکلے تو جو میں بات کہہ رہا ہوں یہ کوئی تعلّی کی بات نہیں در حقیقت آزمودہ بات ہے اور ہر جگہ احمدیوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے لئے بھی ان دواؤں کو ابھی سے استعمال کرنا شروع کر دیں اور غیروں کیلئے بھی رحمت کا دروازہ کھولیں اور ان کو بھی آمادہ کریں ورنہ ایک دفعہ اگر یہ پھیلنی شروع ہو گئی تو پھر ہر گھر تک پہنچنا مشکل ہو جائے گا۔ جیسے بھی ہو سکے اعلان کر کر کے اشتہار دیکر ہر دو ملک کے عوام سے کہیں کہ اب اپنے آپ کو تابکاری کے خلاف ایک ٹھوس حلقہ بند ہونے کے سامان کریں۔

حضور نے دونوں ممالک کو نصیحت فرمائی کہ وہ آئندہ جنگوں سے باز رہیں کیونکہ ان کی اقتصادیات اس کی متحمل نہیں ہو سکتی۔ اقتصادیات کا ایک بڑا حصہ تو پہلے ہی نیوکلیئر ہتھیاروں کی تیاری میں خرچ ہو گیا ہے اور اب جبکہ تمام عالم کی طرف سے اقتصادی پابندیاں عائد ہو چکی ہیں مزید جنگ کا نہ

(باقی صفحہ ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان : :

رمضان المبارک ۹۸ء میں — قسط نمبر (۲)

حضرت امیر المومنین کا درس القرآن

سوموار ۵ جنوری ۱۹۹۸ء

آج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا درس القرآن (نمبر ۵) مسجد فضل لندن سے براڈکاسٹ کیا گیا۔ آج کے درس کا آغاز سورۃ النساءؔ کی آیت ۵۵ سے ہوا جو کل بھی زیر بحث تھی۔ حضور انور نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ۱۹۲۰ء میں لکھے ہوئے مضمون کا اقتباس پڑھ کر سنایا اور فرمایا کہ اس وقت بھی وہی حالات تھے جیسے آج کل ہیں۔ بعض مسلمان اپنے رشتہ داروں سے کہتے تھے کہ تم بے شک عیسائی ہو جاؤ لیکن احمدی نہ ہونا۔

اب بھی آپ نے مسلم لیگ کا فیصلہ سن لیا ہے جنہوں نے اعلان کیا ہے کہ لیگ کے دروازے سب کیلئے کھلے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتے ہیں، عیسیٰ کو برتری دیتے ہیں اور کرشن کو فضیلت دیتے ہیں یہاں تک کہ دہریوں کو بھی دعوت دے رہے ہیں کہ سب آجاؤ اور ہماری لیگ میں داخل ہو جاؤ لیکن جو احمدی ہیں ان کو اجازت نہیں۔

آیت نمبر ۵۵ میں الناس سے مراد وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے فضل عطا فرمایا۔ اس آیت میں شیعوں کا رد ہے۔ فضل وراثت سے نہیں بلکہ خدا کے فضل سے عطا ہوتا ہے۔ حضرت ابراہیمؑ کے والد میں کونسی خوبیاں تھیں تو کیا ایک بت پرست کے ورثے سے حضرت ابراہیمؑ کو اتنی فضیلتیں عطا ہوئی تھیں۔ اس لئے شیعوں کا منہ بند کرنے کیلئے یہ آیت کافی ہے۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت وراثت میں نہیں بلکہ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی دُعاؤں اور التجاؤں کے نتیجے میں عطا ہوئی تھی، اور ہر حال میں ہونی تھی۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس آیت میں میرے نزدیک اسلام کو بڑا ملک عطا ہونے کی خوشخبری ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام دنیا کی بادشاہت ملنے کی بھی جو اس زمانے میں ہوگی۔ انشاء اللہ

الناس کی مزید بحث فرماتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ الناس سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کیونکہ بعض دفعہ ایک شخص کیلئے بھی جمع کا لفظ بول دیا جاتا ہے۔ مثلاً ان ابراھیم کان امۃ۔

آیت نمبر ۵۶ میں فمنھم من اٰمن بہ میں بہ کے کیا معنی ہیں۔ اس بارہ میں مفسرین کی آراء بتائیں۔ حضور نے اصولاً یہ بتایا کہ میں ساری تفاسیر کے حوالے بیان نہیں کرتا کیونکہ اس میں بہت وقت لگتا ہے۔ صرف چیدہ چیدہ نکات والی تفاسیر کو چُن لیتا ہوں تاکہ وہ بزرگان دین جنہوں نے اسلام کی خدمت کی ہے ان کیلئے دعا کی تحریک ہو جائے۔

آیت نمبر ۵۷ میں ظلاً ظلیلا کے سلسلہ میں حضور انور نے فرمایا کہ نیک اور اعلیٰ اخلاق سے مزین ساتھیوں کے ساتھ مومن جنت میں سفر جاری رکھے گا اور کبھی بھی نعماء کے دائرے سے باہر نہیں ہوگا۔ امام رازی نے لکھا ہے کہ چونکہ عرب ایک گرم ملک ہے اس لئے عربوں کو خوشگوار سائے کا نقشہ پسند ہوگا جس کیلئے ظلاً ظلیلا کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ بہت محدود معانی ہیں۔ پھر سائبیریا اور مغربی ممالک کے رہنے والوں کا کیا ہوگا؟ اس طرح قرآن کریم پر اعتراض کا موقع پیدا ہو جاتا ہے۔ اس لئے قرآن کریم کی تفسیر میں احتیاط لازم ہے۔ قرآن مجید عالمی کتاب ہے کسی ایک خطہ کو مخاطب نہیں کرتی۔

منگل ۶ / جنوری ۱۹۹۸ء

آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رمضان المبارک کا درس القرآن (نمبر ۶) ارشاد فرمایا۔ مسجد میں تشریف آوری کے بعد درس کے آغاز سے پہلے حضور انور نے فرمایا کہ آج مولوی دوست محمد صاحب کا خط کل کے درس کے بارے میں موصول ہوا جس میں جماعت کی تاریخ کا ایک مشہور واقعہ درج ہے اور وہ یہ ہے کہ ہندوپاک کے ایک ممتاز عالم، شمس العلماء سید ممتاز علی صاحب کو تحریک شدھی کے دوران خیال آیا کہ جو سب سے زیادہ کامیاب کام کر رہا ہے ان کی مدد کرنی چاہیئے۔ انہوں نے کہا تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ تبلیغ کے میدان میں احمدی مبلغ سب سے زیادہ کامیاب ہیں اس لئے تہذیب نسواں رسالے کی بہنیں ایک احمدی مبلغ کا خرچ اپنے ذمے لے لیں۔ اور اسی دوران مولویوں کا ایک خط شائع ہوا ہے کہ احمدیوں کا کفر ملکانہ کے راجپوتوں سے بھی زیادہ سخت ہے۔ اس پر حضور انور نے تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ وہی یہودیوں والی عادت کا مظاہرہ ہے۔ ان علماء سے جتنے چاہو مسلمانوں کو کافر بنوالو لیکن کافروں میں سے کسی ایک کو بھی مسلمان نہ بنا سکیں گے۔ اسلئے یہودیوں والا حال اُس وقت بھی چل رہا تھا۔

آیت نمبر ۵۸ میں جنّت کی نعماء اور ان کی کیفیت کا ذکر ہے۔ اس ضمن میں پہلے ازواج اور پھر مطہرۃ پر سیر حاصل بحث کی۔ اور مودودی صاحب کی احمقانہ تفسیر کا نمونہ بھی سنایا۔ اور فرمایا کہ ایسی ایسی نامعقول تفسیروں کو حکومت ضبط نہیں کرتی۔ کرتی ہے تو تفسیر صغیر جیسی نایاب تفسیر کو۔ حضور نے فرمایا کہ جنّت میں جنسی تعلقات نہیں ہونگے کیونکہ روحوں کی جنس نہیں لیکن ان کی طرف اشارہ مذکر سے کیا جاتا ہے کیونکہ روح کسی سے مغلوب نہیں ہوتی۔ سب روحیں اپنے مقابل روحانی وجود میں لذت کے سامان پائیں گی۔ لیکن بعض علماء نے ایسا نقشہ کھینچا ہے کہ وہاں کوئی جانا پسند نہیں کرے گا۔

آیت نمبر ۵۹ میں عدل کا مضمون ہے جو ہر چیز پر حاوی ہے۔ تمام دنیاوی امور اور اسلامی حکومتوں کو چلانے کا ایک ایسا محکم مضمون بیان ہے کہ جس میں کوئی اشتباہ نہیں رکھا اور اسلامی جمہوریت کو بیان کر دیا ہے کہ اس میں کوئی پارٹی بازی نہیں۔ ووٹ عدل کی وجہ سے دو۔ امانتیں اس کے سپرد کرو جو امانت کا بوجھ برداشت کرنے کی طاقت رکھتا ہو۔ امام مہدی کے متعلق بھی آیا ہے کہ حکماً عدلا ہوگا۔ یعنی ایسا ماہر منصف جس میں غلطی کا شائبہ نہ ہو۔ عدل اسلامی حکومت کی مرکزی حیثیت ہے یہاں تک کہ دشمن سے بھی عدل کرنے کا حکم فرمایا۔

اسی آیت میں یعظکم کے معنے بتاتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ یہ عام نصیحت نہیں بلکہ ایسی زجرو توبیخ ہے جس سے دل میں رقت اور خوف پیدا ہو۔

صحیح بخاری میں حضرت ابوہریرہؓ سے ایک روایت مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امانت ضائع ہو جائے تو ساعۃ کا انتظار نہ کرنا۔ ساعۃ سے مراد نمایاں تبدیلیاں ہیں پہلے منفی ساعۃ ظاہر ہوتی ہے یعنی دنیا ظلم وجور سے بھر جاتی ہے۔ فاسق وفاجر دنیا کے حق مارنے والے جب پیدا ہو جائیں تو ساعۃ کا انتظار کرنا۔ جب بھی دنیا ظلم وجور سے بھر جاتی ہے تو اس کے اندر سے ساعۃ پیدا ہو جاتی ہے۔ حضور انور نے فرمایا اس کو ٹالنے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے کہ جسے ووٹ دو تو یہ دیکھ کر کہ وہ عدل کے تقاضے پورے کرتا ہے یا نہیں۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صحیح مسلمان امین ہوتا ہے اور جو حکم دیا جاتا ہے اس کو صحیح نافذ کرتا ہے۔ اس حدیث نے ہمارے لئے کوثر بہا دیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا پیغام امانت کے ساتھ پہنچا دیا۔ اگر ہم اسے جاری نہ کریں اور غلطی سے اپنے نفس کی ملونی اس میں شامل کر دیں تو ہم سے پوچھا جائے گا۔ یہ حدیث ہم سب کو ایسا خزانچی بنا رہی ہے جس سے ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جاری کردہ خزانوں کا حق ادا کرنا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت ﷺ سے فیض پاکر ان کو عام کر دیا۔

علامہ شوکانی کہتے ہیں: یہ آیت کریمہ اُمہات آیات میں سے ہے۔ جلیل القدر احکام شریعت پر مشتمل ہے۔ حضور انور نے فرمایا یہ وہ عالم ہیں جنہوں نے مطلب کو خوب سمجھا اور کھل کر بیان کیا۔ ہماری دُعاؤں کے مستحق ہیں۔ حضور انور نے فرمایا امانت ایک عظیم الشان عمل صالح ہے۔ ہر کام جو مومنین سے متوقع ہے اسے احسن طور پر ادا کرتے ہیں یہ عبادالرحمان کی شان ہے۔ حضور انور نے فرمایا یہ اللہ کا احسان ہے کہ وہ انسان کے اعلیٰ اعمال کو لے لے گا اور بد کو چھوڑ دے گا۔

بدھ ۷ / جنوری ۱۹۹۸ء

آج درس القرآن نمبر ۷ براڈکاسٹ ہوا۔ درس کا آغاز کل کی آ[illegible] کے تسلسل میں ہی تھا۔ حضور انور نے فرمایا کہ ڈیماکریسی بطور ڈیماکریسی کسی بھی مذہب میں اس طرح ز[illegible]ث نہیں آئی۔ جب ووٹ دینے لگو تو ایسے کو دو جو سچا ہو۔ عوام الناس کے حقوق کی حفاظت کرنے والا ہ[illegible] ہمدرد ہو۔ اگر کوئی جمہوریت لوگوں کی خاطر ہے تو وہ قرآنی جمہوریت ہے۔ نظام اسلام اوپر سے نیچے حرکت کرتا ہے اور ڈیماکریسی نیچے سے اوپر اُٹھتی ہے۔ جیسے کہ فرمایا اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں حقدار کو دیا کرو۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ مجھ سے پہلے یہ مضمون اسی طرح کھول کر "احمدیت یعنی حقیقی اسلام" میں بیان فرما چکے ہیں۔ اللہ کا فضل، حسن اتفاق یا توارد سمجھیں کہ یہ مضمون میرے دل میں جاگزیں ہے اور میرا اقرار اپنی جگہ موجود ہے کہ میں نے یہ کتاب پڑھنے سے پہلے اس مضمون کو اسی طرح سمجھا۔

عہدوں کی طلب کے سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد بتایا کہ اپنے آپ کو اہل نہ سمجھو۔ خدمت کیلئے پیش کر دو اگر اہل سمجھے گئے تو چُن لئے جاؤ گے۔ جب کام ہم سپرد کر دیں تو خدا تعالیٰ مدد کرتا ہے۔ جو خود مانگتا ہے اس کی مدد نہیں ہوتی۔

امام رازیؒ نے امت کیلئے امام اعظم اور حاکم کی ضرورت کو تسلیم کیا ہے جو عادل ہو۔ حضور نے فرمایا کہ سورۃ الرحمان میرے عدل کی تصویر کی بنیاد ہے۔ متعلقہ آیات کی تفسیر کے دوران حضور نے آئین سٹائن کے Symmetry کے اقرار کی وضاحت فرمائی۔

آیت نمبر ۶۰ کے سلسلے میں حضور نے فرمایا کہ مختلف ملکوں میں رہنے والے لوگوں کیلئے اس آیت کو سمجھنا ضروری ہے۔ امیر کی اطاعت کے سلسلے میں فیصلہ قیامت کو ہوگا۔

EXPORTS & IMPORTS
All types of Leather jackets, Ladies bags, purse, hand gloves,
Organic Cotton (Garments & Baby Cloth)
Contact:
OCEANIC EXIM
57, BRIGHT STREET, CALCUTTA 700019 (INDIA)
PH: 2805209, 2474015 FAX : 91 - 33 - 2479163

خطبہ جمعہ

خدا تعالیٰ کی طرف پوری قوت کے ساتھ حرکت کرو

نیکی میں ترقی کرنی چاہئے ورنہ خدا تعالیٰ انسان کی مدد نہیں کرتا

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲۰؍ مارچ ۱۹۹۸ء بمطابق ۲۰؍ امان ۱۳۷۷ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

﴿يٰاَيُّهَا الاِنسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحاً فَمُلاقِيهِ . فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِه.

فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَاباً يَسِيْراً﴾ (سورۃ الانشقاق آیات ۷ تا ۹)

جن آیات کی میں نے تلاوت کی ہے یہ سورۃ الانشقاق کی سات سے نو آیات ہیں اور ان کا ترجمہ یہ ہے کہ اے انسان تو اپنے رب کی طرف بہت مشقت کے ساتھ اور زور لگا کر جانے والا ہے اور پھر اس سے ملنے والا ہے فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِه. پس وہ شخص جسے اس کی کتاب دائیں ہاتھ سے دی جائے گی فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَاباً يَسِيْراً تو اس سے بہت آسان حساب لیا جائے گا۔ ان آیات میں خوش خبریاں بھی ہیں اور تنبیہات بھی ہیں اور خوشخبری تو سب سے بڑی یہی ہے کہ آخر اللہ تعالیٰ سے ملنا ہے لیکن کس رستے سے ملنا ہے مشکل رستے سے یا آسان رستے سے۔ اور وہ لوگ جو خدا کی راہ میں محنت کرتے ہیں یا کرنے والے ہیں ان دونوں کے لئے دونوں راہیں کھلی ہیں مشکل رستے سے بھی جا سکتے ہیں اور آسان رستے سے بھی جا سکتے ہیں۔ یہ مشکل رستہ کون سا ہے اور آسان کون سا ہے اس کی کچھ تشریح میں یہاں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔

ہر انسان جو خدا کی خاطر محنت کر رہا ہے اسے بالآخر اس سے ملنا تو ہے مگر اگر اس کی محنت کامیاب نہ ہو یعنی رستے کی مشکلات اس پر حاوی رہیں اور ملنے کی راہ میں شیطانی روکیں بہت بڑی ہوں جن کو پوری طرح عبور نہ کر سکے تو ملے گا تو یہ بھی، مگر حساب یسیر کے ساتھ نہیں ملے گا اس رستے کی بہت سی غلطیاں ایسی ہونگی جن کو اللہ تعالیٰ معافی کے لائق نہیں سمجھے گا۔ اس لئے معافی کے لائق جو غلطیاں ہیں ان کے لئے حساب یسیر کا لفظ استعمال ہوا ہے جو غلطیاں خدا کے علم میں معافی کے لائق نہیں ان کے لئے یہ خوش خبری نہیں ہے کہ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِه حساب تو دونوں کا ہو گا لیکن ایک مشکل حساب ہے اور ایسا حساب ہے جیسا کہ احادیث نبوی سے پتہ چلتا ہے کہ باریک نظر سے ان کے کھاتوں کا مطالعہ کیا جائے گا اور ہر غلطی کو نکال کے نمایاں کر دیا جائے گا۔ اس قسم کے حساب کا تجربہ انسان کو اپنی روزمرہ کی زندگی میں ہوتا ہی رہتا ہے۔ بعض لوگ ایسے ججوں کے سامنے پیش ہوتے ہیں جو فیصلے کئے بیٹھے ہوتے ہیں کہ اس کو پکڑنا ہے اسکے سارے کھاتے منگوا لیتے ہیں اگرچہ اپنی طرف سے سب اچھی طرح کھنگال کر دیکھتے ہیں اور جہاں کوئی غلط بات نکلے اس کو نمایاں کر دیتے ہیں اور اس میں ان کا ضد اور تعصب شامل ہوتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ جب حساب کرتا ہے تو ظاہر ہے کہ اس میں کسی ضد کا تعصب کا سوال نہیں۔ خدا کے علم میں ہر چھوٹی سے چھوٹی غلطی بھی ہے اور سب بڑی سے بڑی غلطیاں بھی ہیں۔ ان غلطیوں پر نظر رکھتے ہوئے وہ قیامت کے دن حساب کتاب سے پہلے یہ فیصلہ کر چکے گا کہ فلاں شخص کا اعمال نامہ اتنا گندہ ہے اور اتنا بالارادہ غلطیاں شامل ہیں کہ اسے معاف نہیں کرنا اور چونکہ معاف نہیں کرنا اس لئے سب عالم کے سامنے یوم محشر میں ہر ایک کے سامنے اس کا کھاتہ خود بولے گا اور ایسا بولے گا کہ ہر شخص مطمئن ہو جائے گا کہ اس سے کوئی ناانصافی نہیں کی گئی۔ جو کچھ کہا گیا ہے بعینہ اسی کا اُس کا اعمال نامہ تقاضا کر رہا تھا۔ پس ایک یہ ہے کدحا جس رستے سے انسان گزرتا ہے یا گزرے گا لازماً پہنچنا تو ہے وہاں اور کن مشکلات کے ساتھ پہنچنا ہے یا کس آسانی کے ساتھ، یہ اس نے فیصلہ کرنا ہے۔

اس ضمن میں قرآن کریم کی بعض اور آیات بھی ہیں جو میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں جو اسی مضمون پر روشنی ڈال رہی ہیں۔ سورۃ نبأ میں 'لَايَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْواً وَلاَ كِذّٰباً' اہل جنت کے متعلق خوشخبری ہے کہ وہاں نہ وہ کوئی لغو بات سنیں گے نہ کِذّاب۔ جَزَاءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَاءً حِسَاباً رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالاَرْضِ' یہ جزاء ہے تیرے رب کی طرف سے عطاء کے طور پر۔ عطا میں حساب تو نہیں ہوا کرتا مگر یہاں حساب کا لفظ آیا ہے۔ فرمایا ہے عَطَاءً حِسَاباً رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالاَرْضِ وَمَابَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لاَ يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَاباً۔ یہ ایسا حساب ہے جو آسمانوں اور زمین کے رب کی طرف سے ہے اور جو کچھ ان میں ہے یہ حساب رحمٰن خدا دے گا۔ لفظ رحمانیت نے بتا دیا کہ بہت آسان حساب ہونے والا ہے اور آسان حساب سے مراد یہ ہے کہ آسمان اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے وہ عطا ہو گی ان بندوں کی۔ یعنی جو عمل ہے اس سے عطا کی کوئی نسبت ہی نہیں۔ مگر اللہ جب حساب فرماتا ہے تو اس قسم کا حساب فرماتا ہے۔ اسی کا نام حِسَاباً يَسِيْراً ہے۔ "لاَ يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَاباً" وہ خدا تعالیٰ سے خطاب کا حق نہیں رکھیں گے۔ کوئی ذاتی ملکیت نہیں ہو گی اللہ جسے خطاب کی اجازت دے گا اسی کو خطاب کی اجازت ملے گی۔ دوسری جگہ فرمایا "اِنَّ اِلَيْنَا اِيَابَهُمْ" جیسا کہ جمعہ کے دوران تلاوت والی سورہ غاشیہ میں بیان ہے "اِنَّ اِلَيْنَا اِيَابَهُمْ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ" کہ ہمارے ہاتھ میں ان کی باگیں ہیں انہوں نے بہرحال ہماری طرف لوٹ کے آنا ہے۔ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ پھر ہم پر فرض ہے کہ ہم ان کا حساب کریں اور اس حساب میں سارے نیک و بد شامل ہیں، کوئی بھی ایسا نہیں جو حساب سے خالی ہو جائے گا۔ جن کے متعلق بے حساب بخشش کا مضمون احادیث میں بیان ہوا ہے اس بے حساب بخشش کا مطلب یہ ہے کہ ان کے حساب پر ایک سرسری نظر ڈالی جائے گی اور آگے گزار دیا جائے گا۔ بعض دفعہ جیسے آپ ایک ملک سے دوسرے ملک میں داخل ہوتے ہیں تو پاسپورٹ نظر آ رہے ہوتے ہیں کن کے پاسپورٹ ہیں تو بعضوں کو بس ایک نظر ڈال کے آفیسر کہتا ہے چلو نکلو۔ تو وہ بھی حساب ہی تو ہے۔ بغیر حساب کے کوئی نہیں جا سکتا۔ مگر ان معنوں میں بغیر حساب کے جائے گا کہ اس کی چھان بین نہیں ہو گی۔ اس کو ایک سرسری نظر کافی ہو گی یہ بات ثابت کرنے کے لئے کہ یہ جنت کا حقدار ہے۔

'فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بشماله' اب يَمِينِه کا ذکر تو گزر چکا ہے کہ جس کی کتاب اس کے داہنے ہاتھ سے اس کو دی جائے گی لیکن اب شمالِه کا ذکر آئے گا وہ جس کی کتاب اس کے بائیں ہاتھ سے دی جائے گی۔ داہنے ہاتھ سے مراد نیکی کا ہاتھ ہے، سچائی کا ہاتھ ہے تو مراد یہ ہے کہ جس کو اس طرح کتاب دی جائے گی کہ دیتے ہوئے اس کو معلوم ہو جائے گا کہ میرا حساب آسان ہوتا ہے کیونکہ دین کے رستے سے اس کو کتاب مل رہی ہے۔ شمال سے مراد بایاں ہاتھ یا بدیوں کا رستہ ہے۔ تو وہ لوگ جن کو کتابیں دی جائیں گی وہ ایک ہی سمت سے اس طرح نہیں دی جائیں گی کہ معاملہ سب پر خلط ملط رہے بلکہ سارا محشر دیکھے گا کہ جن لوگوں کو عزت عطا ہونے والی ہے ان کو ان کے داہنے ہاتھ میں کتابیں تھمائی جائیں گی اور جن کے لئے ذلت مقدر ہے ان کو ان کے بائیں ہاتھ میں کتابیں تھمائی جائیں گی۔

'فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بشماله' پس یقیناً وہ شخص جس کو بائیں ہاتھ سے کتاب دی جائیگی یا بائیں ہاتھ میں کتاب تھمائی جائے گی فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي لَمْ اُوْتَ كِتَابِيَه یعنی وہ منظر خود بتا دے گا کہ میں مارا گیا، اس شخص کو بتا دے گا کہ وہ مارا گیا اور بے اختیار کہے گا۔ يٰلَيْتَنِي لَمْ اُوْتَ كِتَابِيَه کاش ایسا ہوتا کہ مجھے میری کتاب نہ دی جاتی۔ وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَه اور میں کبھی نہ جان سکتا کہ میرا حساب کیا ہے۔ يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَة وائے افسوس کہ یہ تو ایک فیصلہ کن چیز ہے، فیصلہ کن کتاب ہے۔ (الحاقہ آیات ۲۶ تا ۲۸)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے اسی مضمون کو بیان فرمایا ہے اور اس کی ضرورت اس لئے

پیش آئی کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم خود بھی یہ دعا کیا کرتے تھے کہ میرا حساب آسان کردے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس پر متعجب تھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اپنے حساب کی باتیں کیوں کرتے ہیں اور اپنے آسان حساب کی کیوں باتیں کرتے ہیں۔ آپ تو بے حساب بخشے جانے والے انسان ہیں صحیح بخاری کتاب تفسیر القرآن سورہ اذالسماء انشقت باب فسوف یحاسب حساباً یسیراً۔ اس میں دو روایتیں ہیں جو میں نے چنی ہیں۔ دونوں میں یہی مضمون ہے لیکن وہ مضمون ایک دوسرے کو کھول رہا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا جس سے حساب لیا گیا وہ تباہ ہو گیا۔ وہ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ پر قربان۔ کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتَابَہٗ بِیَمِیْنِہٖ فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَاباً یَّسِیْراً۔ یہ کیا بات ہے میں قربان آپ کے 'آپ کی بات سچ ہے آپ فرما رہے ہیں جس سے حساب لیا گیا وہ تباہ ہو گیا لیکن ساتھ ہی قرآن کریم میں یہ بھی تو فرمایا گیا ہے فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتَابَہٗ بِیَمِیْنِہٖ فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَاباً یَّسِیْرا۔ پس جسے اس کی کتاب دائیں ہاتھ سے تھمائی گئی اس سے بہت آسان حساب لیا جائے گا۔ آپ نے فرمایا یہاں حساب سے مراد اعمال سے آگاہ کرنا ہے لیکن جس کے محاسبہ میں سختی کی گئی وہ ہلاک ہو گیا۔ حساب سب کا ہو گا لیکن ایک حساب وہ ہے جہاں صرف اعمال سے آگاہ کرنا مقصود ہے وہ حِساباً یَّسِیْراً ہے لیکن میں جو کہتا ہوں کہ ہلاک ہو گیا مراد یہ ہے کہ جس کے محاسبے میں سختی کی گئی وہ ہلاک ہو جائے گا۔

دوسری حدیث جو مسند احمد بن حنبل سے لی گئی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو دوران نماز یہ دعا کرتے ہوئے سنا اَللّٰھُمَّ حَاسِبْنِی حِسَاباً یَّسِیْراً، اَللّٰھُمَّ حَاسِبْنِی حِسَاباً یَّسِیْراً. محمدؐ رسول اللہ یہ دعا مانگ رہے ہیں اور بار بار عرض کر رہے تھے نماز میں۔ اَللّٰھُمَّ حَاسِبْنِی حِسَاباً یَّسِیْراً۔ اے میرے اللہ مجھ سے آسان حساب کرنا۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں جب آپؐ نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے عرض کی اے اللہ کے نبی حِساباً یَّسِیْراً سے کیا مراد ہے۔ فرمایا جس کا اعمال نامہ سرسری نظر سے دیکھا گیا۔

جیسا کہ میں نے آپ سے عرض کی تھی کہ یہاں بھی جب بارڈر کراس کئے جاتے ہیں تو بعض پاسپورٹ صرف سرسری نظر سے دیکھے جاتے ہیں۔ یہ دعا کر رہے تھے کہ میرا حساب نامہ بھی سرسری نظر سے دیکھا جائے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کیوں بے قرار ہیں جبکہ لازماً آپ کو علم تھا کہ اگر کوئی بے حساب بخشا جا سکتا ہے تو آپؐ ہیں۔ اگر کسی کا اعمال نامہ سرسری نظر سے دیکھے جانے کے لائق ہے تو حضرت محمدؐ رسول اللہ کا اعمال نامہ اس لائق تھا لیکن یہ دعا کیوں کرتے ہیں کہ میرے حساب میں آسانی کرنا۔ اس کی وجہ وہ انکسار ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا طرۂ امتیاز تھا اور اس انکسار میں ایک گہری حقیقت تھی۔ آپ جانتے تھے کہ آپ بھی فضلِ الٰہی کے سوا بخشے نہیں جا سکتے اور اپنے اعمال پر ذرہ بھی فخر کی نگاہ نہیں تھی کیونکہ جانتے تھے کہ یہ توفیق بھی تو اللہ ہی نے دی ہے ورنہ مجھے کیسے توفیق مل سکتی تھی کہ میں ایسے اعمال بجا لاؤں۔ تو انکساری اور شکر کے مزاج نے یہ دعا آپ سے کروائی ہے۔ اے میرے رب میرا حساب آسان کرنا کیونکہ جو بھی مجھے عطا ہوا ہے تُو نے عطا کیا ہے، تیری عطا ہے۔ مگر میں تیرے شکر کا تقاضا ادا کرتا ہوں اور عجز کا تقاضا ادا کرتا ہوں اور عرض کر رہا ہوں کہ وہاں بھی احسان کا سلوک ہو جیسے یہاں احسان کا سلوک ہوا ہے۔ پس شک کی وجہ سے نہیں بلکہ تضرعات کا حصہ ہے کہ عجز بھی اختیار کیا جائے اور شکر بھی ادا کیا جائے۔

پھر فرماتے ہیں "مگر اے عائشہ جس سے پوچھ گچھ کی گئی تو وہ ہلاک ہو گیا۔ ہر وہ مصیبت جو مومن کو پہنچتی ہے اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے مومن کی کوئی غلطی معاف کر دیتا ہے حتیٰ کہ اگر اسے کوئی کانٹا بھی چبھے تو اس کی وجہ سے اس کا کوئی گناہ معاف کر دیا جاتا ہے'۔ تو حِساباً یَّسِیْراً کا ایک اور معنی معاف کرنا بھی فرما دیا کہ جس طرف عام انسان کی نظر پہنچ نہیں سکتی تھی۔ فرمایا مومن کا حساب تو اس دنیا میں جاری ہو چکا ہوتا ہے اور مومن کے حساب میں ایک کانٹا بھی داخل کیا جاتا ہے۔ جو کانٹے کی تکلیف پہنچتی ہے گویا اس کو اپنے غلط

ارشاد نبویؐ

خَیرُ الزَّادِ التَّقْوٰی

سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے

منجانب

رکن جماعت احمدیہ ممبئی

طالبانِ دُعا:-

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگو لین کلکتہ 700001

دکان- 248-1652, 248-5222

رہائش- 243-0794, 27-0471

اعمال کی جزاء یہیں ملتی ہے اور قیامت تک پہنچنے سے پہلے اسی دنیا میں اس کا حساب چکا کر یہ فیصلہ کر دیا جاتا ہے کہ یہ اب آسان حساب کا مستحق ہو گیا ہے کیونکہ دنیا میں ہر تکلیف، ہر بیماری، ہر مشکل، ہر غم اس کے اعمال نامہ میں ایک جزاء کے طور پر لکھا جائے گا۔

اب اس مضمون کو اگر آپ سمجھ لیں تو جو میں بار بار نصیحتیں کرتا آیا ہوں اور بعض لوگ نہیں سنتے کہ دنیا میں جو غم پہنچتے ہیں، جو مشکلات ہوتی ہیں وہ اگر آپ مومن ہیں تو آپ کے کھاتے میں جزاء کے طور پر لکھے جائیں گے اور قیامت کے حساب کی سختیوں سے آپ بچا دیئے جائیں گے۔ یہ احسان ہے اور لوگوں کی اس احسان پہ نظر نہیں ہوتی۔ کوئی پیارا ہاتھ سے نکل جائے، کوئی دکھ پہنچے، کوئی تکلیف، کچھ مال ضائع ہو تو ایسا واویلا کرنے لگتے ہیں کہ گویا وہ انہی کا تھا، انہی کا حق ہے، لازم ہے خدا پر کہ ان سے اس دنیا میں ہر معاملے میں نرمی برتے اور کبھی سختی سے کام نہ لے۔ اس خیال کے ساتھ ان کا قیامت کا اعمال نامہ گندہ ہو جائے گا اور حساب یسیر کی فہرست سے نکل کے وہ حساب عسیر کی فہرست میں داخل کر دیئے جائیں گے۔ اس لئے یہ سارا معاملہ کھول کر بیان کرنا ضروری تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے اس معرفت کے نکتے نے مجھے یہ بات سمجھائی جو میں آگے آپ کو سمجھا رہا ہوں کہ مومن کی یہاں کی تکلیفیں اس کے وہاں کے حساب یسیر کے لئے ضروری ہیں اور جتنی زیادہ آزمائش خدا کی راہ میں آتی ہے اتنا ہی زیادہ حساب یسیر وہاں مقدر ہو جاتا ہے۔ اس مضمون کو سمجھیں تو تمام انبیاء میں سب سے زیادہ تکلیفیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو پہنچیں۔ ذاتی بھی، منصب کی تکلیفیں، دشمن کی ہر وقت کی بکواس، دل کا آزار اور جسمانی تکلیفیں۔ کوئی دنیا میں ایسا نبی دکھائیں جس کو محمدؐ رسول اللہ سے بڑھ کر تکلیفیں پہنچی ہوں۔ اس کے بعد حساب یسیر کے سوا باقی کیا رہ جاتا ہے۔ کوئی دنیا میں کہہ نہیں سکتا کہ مجھے تو تکلیف کے بدلے حساب دیا جائے محمدؐ رسول اللہ کو کون سی تکلیف پہنچی تھی۔ تو تکلیف اس لئے نہیں پہنچی کہ آپ کے گناہ بخشے جائیں، تکلیف اس لئے پہنچی کہ ساری دنیا کو نمونہ دکھا دیں۔ اس کو کہتے ہیں خدا کے رستے میں کَادِحٌ اِلٰی رَبِّکَ کَدْحاً فَمُلٰقِیْہِ ہر روک سے بے نیاز ہو کے میں گزرتا چلا گیا ہوں، ہر رستے کے زخم مجھے پھول لگے، ہر آزمائش میں میں کامیاب ہو کر سرفراز نکلا ہوں اگر تم چاہتے ہو کہ تم بھی اسی طرح اللہ سے ملاقات کرنے والے ہو تو میرا رستہ پکڑو۔

اب میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض اقتباسات آپ کے سامنے رکھتا ہوں جو اسی مضمون کو مزید واضح کرنے والے ہیں یا مضمون تو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے واضح فرما دیا لیکن ان کی باریک راہوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دوبارہ دوہرا لیا ہے تاکہ ہمارے لئے بھی حساب یسیر کے سامان پیدا ہو سکیں۔ گزشتہ خطبے میں میں نے مسٹر ڈکسن جو آسٹریلیا کا سیاح تھا اس کا ذکر کیا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک دفعہ صبح سیر پہ گئے تو اس کو کچھ نصیحتیں کیں۔ جتنی نصیحتیں میں نے بیان کی تھیں جو آپ نے اس کو کیں ان کا اس مضمون سے تعلق تھا۔ لمبی سیر تھی اور لمبی باتیں تھیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ڈکسن سے کیں اور ان سب باتوں کا اس مضمون سے تعلق نہیں ہے جو میں اب بیان کر رہا ہوں۔ اس لئے ان کو میں چھوڑ رہا ہوں۔ اس حصے کو نکال کر آپ کے سامنے رکھتا ہوں جس کا اس مضمون سے براہ راست تعلق ہے۔

جو انسان حساب یسیر کے لئے تیار کیا جاتا ہے اسے اس دنیا میں پاک زندگی ملتی ہے اور اس پاک زندگی کے سوا وہ کسی بھلائی کی توقع نہیں رکھ سکتا۔ پس گناہوں سے بچ کر چلنا یہ کَادِحٌ اِلٰی رَبِّکَ کَدْحاً والی بات ہے کیونکہ جب بھی انسان رب کی طرف چلتے ہوئے گناہ سے بچتا ہے تو کچھ مشقت اختیار کرتا ہے۔ گناہوں سے بچنا آسان نہیں ہے۔ ہر گناہ سے بچنے کے لئے کوئی مشقت پیش آتی ہے نیکوں کو کم اور بدوں کو زیادہ اور انبیاء کے لئے وہ مشقت رحمت اور لذت بن جایا کرتی ہے۔ لیکن ہم عام آدمیوں کی باتیں کر رہے ہیں۔ اس وقت جو ہم موجود ہیں یا وہ جو خطبے کو سن رہے ہیں، جو آگے سنیں گے ان سب کو میں سمجھا رہا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مضمون کو کھول کر ایک ایسا خوبصورت جزاء کا نقشہ کھینچا ہے جس سے طبیعتوں میں خود بخود اس طرف لپکنے کے لئے خواہش پیدا ہو جائے گی۔

"وہ پاک زندگی جو گناہ سے بچ کر ملتی ہے وہ ایک لعل تاباں ہے"۔ لعل تاباں اس لعل کو کہتے ہیں جو چمک رہا ہے۔ ہر لعل اپنے اندر ایک چمک رکھتا ہے مگر اردو کے محاورے میں لعل تاباں اس کو کہتے ہیں جو غیر معمولی چمک رکھتا ہو، جس میں کلیۃً صفائی پائی جائے۔ "ایک لعل تاباں ہے جو کسی کے پاس نہیں" اب کسی کے پاس نہیں تو پھر اس کا مطلب ہے ہر شخص اس سے محروم ہے۔ مراد یہ ہے کہ جس زمانے میں یہ مامور من اللہ خطاب فرما رہا تھا اس زمانے میں یہ لعل آپ کے سوا کسی کو نصیب نہیں تھا۔ **"وہ ایک لعل تاباں ہے جو کسی کے پاس نہیں۔ ہاں خدا تعالیٰ نے وہ لعل تاباں مجھے دیا ہے"**۔ اب دیکھیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ

کتنے محتاط ہیں۔ یہ نہیں فرمایا میرے پاس ہے، اس میں ایک تکبر کا رنگ پایا جاتا تھا۔

"ہاں خدا تعالیٰ نے وہ لعل تاباں مجھے دیا ہے **اور مجھے اس نے مامور کیا ہے کہ میں دنیا کو اس لعلِ تاباں کے حصول کی راہ بتا دوں**"۔ دیا تو ہے مگر اس لئے نہیں کہ صرف میرے پاس ہی رہے گا۔ اس غرض سے دیا اور مجھے مامور فرمایا گیا ہے کہ میں ساری دنیا کو اس لعل کو حاصل کرنے کی راہ بتادوں۔ گویا آج کی ساری جماعت بھی اور دوسرے انسان بھی جو جماعت میں ابھی داخل نہیں وہ اس نصیحت پر غور کریں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو لعل تاباں عطا ہوا ہے وہ ان کو بھی حاصل ہو سکتا ہے۔

"اس راہ پر چل کر میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ ہر ایک شخص یقیناً یقیناً اس کو حاصل کرلے گا"۔ اب مشکل راہ تو ہے مگر یقین بھی دیکھیں کیسا ہے۔ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلیٰ رَبِّكَ كَدْحاً فَمُلاَقِيْهِ۔ ان آیات میں جو یقین ہے وہ اس تحریر میں بھی موجود ہے کہ وہ لعل مشکل تو ہے مگر اگر اس راہ پر چلو گے تو یقیناً اللہ تعالیٰ کو حاصل کرلو گے اس میں کوئی شک نہیں۔ "اور وہ ذریعہ اور وہ راہ جس سے ملتا ہے ایک ہی ہے جس کو خدا کی سچی معرفت کہتے ہیں۔ در حقیقت یہ مسئلہ بڑا مشکل اور نازک مسئلہ ہے کیونکہ ایک مشکل امر پر موقوف ہے"۔ سچی معرفت کو مشکل امر بیان فرما رہے ہیں۔ کہتے ہیں آسان راہ اور یقینی راہ تو ہے مگر ایک مشکل امر پر موقوف ہے۔ اس مشکل کو اگر تم گوارا کرلو تو ہر دوسری مشکل آسان ہو جائے گی۔ اگر اس سے ڈر گئے تو پھر تمہیں کچھ بھی نصیب نہیں ہوگا۔

"در حقیقت یہ مسئلہ بڑا مشکل اور نازک مسئلہ ہے کیونکہ ایک مشکل امر پر موقوف ہے۔ فلاسفر جیساکہ میں نے پہلے کہا ہے کہ آسمان اور زمین کو دیکھ کر اور دوسرے مصنوعات کی ترتیب ابلغ و محکم پر نظر کر کے صرف اتنا بتاتا ہے کہ کوئی صانع ہونا چاہئے" مگر ایسے فلسفی بھی دنیا میں کم ہیں جو سب باتوں پر غور کر کے یہ فیصلہ کر سکیں کہ کوئی صانع ہونا چاہئے۔ میں نے ارسطو (Aristotle) کی مثال دی تھی وہ جیساکہ بیان کیا جاتا ہے وہ بظاہر خدا کی ہستی کا قائل نہیں تھا جیسا اس کے تاریخ دان بیان کرتے ہیں۔ لیکن اس حقیقت کو نہیں سمجھتے کہ وہ فلسفی ان فلاسفرز میں تھا جن کی تعریف مسیح موعود علیہ السلام فرما رہے ہیں۔ اس نے جب کائنات پر غور کیا تو اس لازمی نتیجے تک پہنچا کہ اس کائنات کی ایک وجہ اول ہونی چاہئے جو کائنات کے مادے سے تعمیر نہ ہو بلکہ اس سے وہ مادہ تعمیر ہو جو تخلیق کے نتیجے میں پیدا ہوگا اور اس وجہ اول کے بغیر اس کائنات کا وجود ممکن ہی نہیں ہے۔

ارسطو کو اس لئے رہتی دنیا تک خدا تعالیٰ نے ایک عظمت عطا فرمائی کہ وہ سچا فلسفی تھا اور بات کی تہہ تک پہنچ کر جو نتیجہ اخذ کرتا تھا آج تک کوئی اس نتیجے کو جھٹلا نہیں سکا۔ اب یہ مسئلہ جب میں نے اس کی کتابوں میں دیکھا تو اس کے لئے میرے دل میں بڑی گہری عزت پیدا ہوئی کہ واقعۃً ایسے فلسفی ہیں جو سچے ہوں تو اللہ تعالیٰ خود ان کی راہنمائی فرماتا ہے۔ پس "ترتیب ابلغ و محکم پر نظر کر کے"۔ "ابلغ و محکم" انتہائی بلیغ، اعلیٰ مضامین سے بھری ہوئی اور محکم جس کو ہلایا نہ جاسکے، ٹلایا نہ جاسکے۔ "اتنا بتاتا ہے کہ کوئی صانع ہونا چاہئے"۔ اب یہ بھی تعریف Aristotle پر پوری اترتی ہے کیونکہ اس نے صرف اتنا کہا کہ 'ہونا چاہئے'۔ لیکن اس سے ذاتی تعلق قائم نہ کیا جو سقراط نے قائم کیا تھا، جو اس کا بھی جد امجد تھا، اس کو علم سکھانے والا سقراط ہی تھا۔ تو یہ عجیب بات ہے کہ انسان بعض دفعہ کسی کی پیروی کرتا ہے مگر سو فیصدی پوری پیروی نہیں کرتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو معرفت کی باتیں بیان فرمائی ہیں ان کو سمجھنا کافی نہیں، کیونکہ ارسطو نے بھی سقراط کی باتوں کو سمجھا تھا اور اسی کے نتیجے میں اس کی منطق جب آگے بڑھی اس نے 'ہونا چاہئے' تک کا مضمون حاصل کرلیا لیکن اس کو ایک زندہ وجود سمجھ کے اس سے ایک ذاتی تعلق قائم کرنے کی کسی کوشش کا کوئی ذکر ارسطو کی زندگی میں نہیں ملتا۔ اگر وہ صاف تھا، اگر وہ بدیوں سے پاک تھا تو محض ان کردار کی وجہ سے جو سچائی کے نتیجے میں ضرور پیدا ہوتا ہے خواہ انسان کسی اعلیٰ ہستی کا قائل ہو یا نہ ہو۔ سچائی ایک ایسی بنیادی حقیقت ہے، ایسی ہمیشگی کی ایک صفت ہے جو جس شخص میں پائی جائے گی اس میں شرافت پیدا کردے گی۔ یہ شرافت اسے خدا سے ملائے گی یا نہ ملائے گی یہ الگ مسئلہ ہے۔ پس ارسطو میں بھی یہ سچائی کی شرافت تھی جس کی وجہ سے اس کی ساری زندگی بہت شریفانہ اور ایک نمونے کی زندگی تھی مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس سے آگے پہنچانا چاہتے ہیں۔

فرماتے ہیں "مگر میں اس سے بلند تر مقام پر لے جاتا ہوں جہاں فلسفی کے قدم نہیں پڑتے وہ ایک مقام پر پہنچ کر ٹھہر جاتا ہے میں جو مامور من اللہ ہوں ایک بلند تر مقام پر لے جاتا ہوں اور اپنے ذاتی تجربوں کی بناء پر کہتا ہوں کہ خدا ہے"۔ یعنی مُلٰقِیْهِ کا وعدہ اس دنیا میں پورا ہو گیا۔ اگرچہ اس آیت کا حوالہ نہیں دیا مگر مضمون بعینہ وہی ہے۔ ملاقات کے بعد ذاتی تجربہ نصیب ہوتا ہے اور اگر اس دنیا میں ملاقات نہیں ہوئی تھی تو کیسے فرما سکتے ہیں کہ میں ذاتی تجربے کی بناء پر کہتا ہوں۔ پس ایک ملاقات تو وہ ہے جو قیامت کے دن ہونی ہی ہونی ہے اُس ملاقات کی بنیادیں اِس زندگی میں قائم کی جاتی ہیں، کھڑی کی جاتی ہیں اور مرنے سے پہلے انسان جان لیتا ہے کہ میں اپنے رب سے مل چکا ہوں۔ یہ یقین کی زندگی حضرت مسیح موعودؑ مامور من اللہ کی اطاعت سے، آپ کی پیروی سے نصیب ہوگی اور اس میں جدو جہد بہت ہے جیساکہ میں نے عرض کیا ہے بعض لوگوں کے لئے ساری عمر کی ان تھک محنت ہے یا بعض لوگوں کے لئے ساری عمر کی تھکا دینے والی محنت ہے۔ دونوں میں سے ایک تو لازم ہے وہ تو بہر حال اختیار کرنی ہوگی۔

اب ان باتوں کے بعد اپنی جماعت سے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو توقعات رکھتے ہیں وہ میں آپ کے سامنے پڑھ کے سنا دیتا ہوں۔ فرماتے ہیں کہ میں جس رستے کی طرف بلا رہا ہوں اگر تم میری جماعت کہلاتے ہو تو اپنے وجود سے اس بات کو ثابت کرو کہ تم میری جماعت ہو۔ لیکن جس رستے کی طرف میں بلا رہا ہوں اگر تم اس پر نہ چلنے والے ہو تو وہ لعل تاباں جو مجھے نصیب ہوا ہے دنیا تو اس کو نہیں دیکھ سکتی تمہیں دیکھ سکتی ہے۔ اور اگر تم وہ لعلِ تاباں نہیں ہو بلکہ گندے کوئلے کی طرح ہو تو کیسے دنیا کہہ سکتی ہے کہ میں امام وقت ہوں اور میرے پیچھے چلنے والوں نے لعل تاباں حاصل کرلیا یا لعل تاباں بن گئے۔

فرماتے ہیں "جماعت کے افراد کی کمزوری یا برے نمونہ کا اثر ہم پر پڑتا ہے"۔ یہ خیال مت کرو کہ تم آزاد ہو جس طرح کی چاہو زندگی بسر کرو اور ہم پر اس کا اثر نہیں پڑے گا۔ اس پر اثر پڑنے کی وجہ سے نظام جماعت سے خارج کرنے کی مجبوری پیش آتی ہے۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ یونہی سختی کی جارہی ہے۔ ہرگز یونہی سختی نہیں کی جارہی، سختی کی مجھے تکلیف پہنچتی ہے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مجھے سب سے زیادہ عزیز ہیں اس لئے جب میں یہ دیکھتا ہوں کہ کسی کے بد نمونے نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر غلط عکس ڈالا ہے اور ان کو دیکھ دیکھ کر لوگ غلط نتیجے نکالیں گے جب تک اصلاح کا امکان موجود ہے ان کی اصلاح کی جاتی ہے جب کٹ جاتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ وہ اصلاح کے لئے تیار نہیں تو لازماً ان کو جماعت سے اس لئے الگ کرنا پڑتا ہے کہ ان کی وجہ سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کوئی غلط عکس نہ پڑے۔ یہی بات ہے جو مسیح موعود علیہ السلام یہاں کھول رہے ہیں۔

"جماعت کے افراد کی کمزوری یا برے نمونہ کا اثر ہم پر پڑتا ہے اور لوگوں کو خواہ مخواہ اعتراض کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔ پس اس واسطے ہماری طرف سے تو یہی نصیحت ہے کہ اپنے آپ کو عمدہ اور نیک نمونہ بنانے کی کوشش میں لگے رہو"۔ اب یہ جو **کوشش میں لگے رہنا** ہے یہ میں بیان کر چکا ہوں کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ سب کو خارج کیوں نہیں کر دیتے۔ اس لئے کہ مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ '**کوشش میں لگے رہو**'۔ جن لوگوں کے متعلق یہ یقین ہے، ایسے آثار نظر آتے ہیں کہ وہ نیکی کی کوشش کر رہے ہیں اور اصلاح کی طرف مائل ہیں ہرگز مجھے اجازت نہیں ہے کہ ان کو جماعت سے باہر قرار دوں کیونکہ مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ مجھ پر حاکم ہیں۔

"کوشش میں لگے رہو۔ جب تک فرشتوں کی سی زندگی نہ بن جاوے تب تک کیسے کہا جاسکتا ہے کہ کوئی پاک ہو گیا"۔ اب یہ جو کوشش ہے اس کا انجام فرشتوں کی سی زندگی ہے اور اس زندگی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو آیت پیش فرما رہے ہیں وہ ہے يَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ کہ فرشتوں کی حالت سے مراد یہ ہے کہ جو کچھ انہیں حکم دیا جاتا ہے وہی کرتے ہیں۔ کیوں اور کیا اور کیسے کے سوال نہیں اٹھا کرتے۔ يَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ۔ فرمایا جب میری جماعت اس حال کو پہنچ جائے گی کہ جو کچھ کہا جائے گا وہ اس کو کریں گے تب میں یہ کہہ سکوں گا کہ یہ جماعت فرشتوں کے مقام کو حاصل کر چکی ہے۔

"فنا فی اللہ ہو جانا اور اپنے سب ارادوں اور خواہشات کو چھوڑ کر محض اللہ کے ارادوں اور احکام کا پابند ہو جانا چاہئے"۔ اب فنا فی اللہ کا ایک اور مضمون تو يَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ہے۔ دوسرا مضمون ہے جو مشکل راہ سے تعلق رکھتا ہے۔ فرشتے تو بنائے ہی ایسے گئے ہیں۔ يَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ۔ ان کی مجال نہیں ہے ادھر اُدھر ہٹ سکیں، اس راہ سے ہٹ سکیں، ان کی صفات میں بالارادہ رستے سے ہٹنا داخل ہی نہیں فرمایا گیا لیکن انسان جو فنا فی اللہ ہونے کی کوشش کرتا ہے اسے اس رستے سے گزرنا ہوگا جسے اِنَّكَ كَادِحٌ اِلیٰ رَبِّكَ كَدْحاً فرمایا گیا اس کے لئے ہر قدم پر دو امکانات یا احتمالات پیدا ہوتے ہیں نیکی کرے یا بدی کرے، نیکی کرے یا بدی کرے اور ان ٹھوکروں نے رستے کو بہت مشکل بنا دیا ہے۔

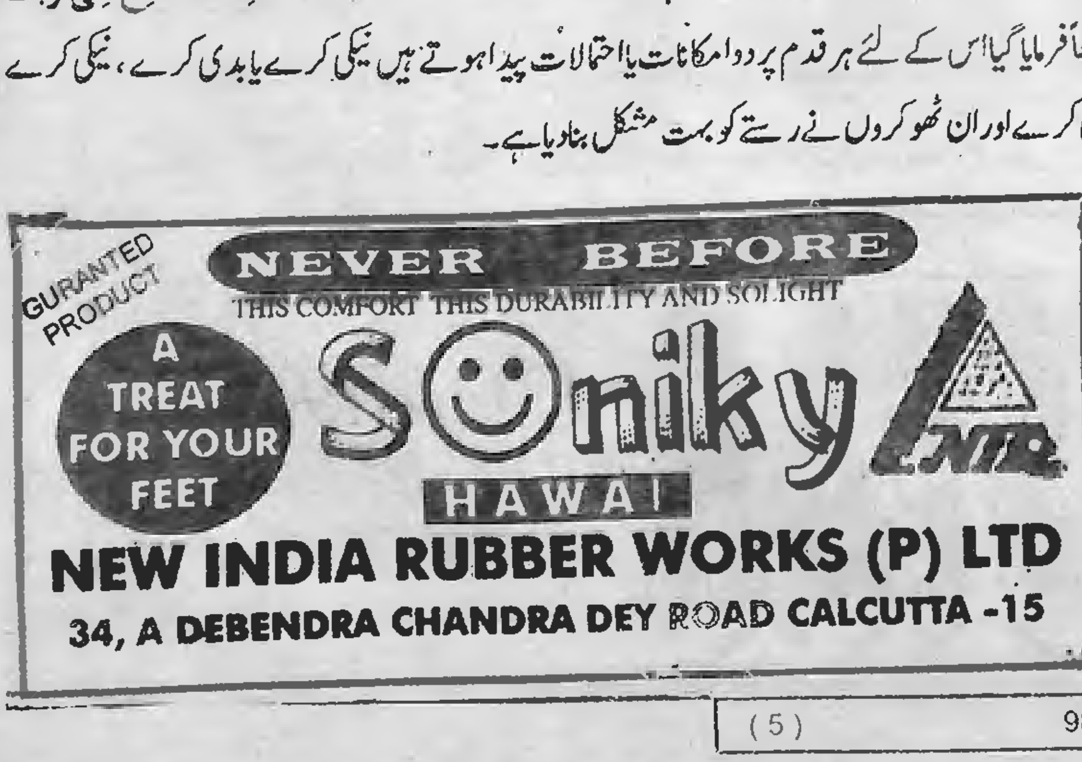

فرماتے ہیں: "فنافی اللہ ہو جانا اور اپنے سب ارادوں اور خواہشات کو چھوڑ کر محض اللہ کے ارادوں اور احکام کا پابند ہو جانا چاہئے"۔ اور اس پابندی میں ہر شخص جو اس مقام کو پہنچتا ہے یا پہنچنے کی کوشش کر رہا ہے اس کی ذمہ داری اس وقت تک ادا نہیں ہوتی جب تک اپنے گھر اور گردو پیش کو بھی اپنے جیسا نہ بنانا چاہے۔ "احکام کا پابند ہونا چاہئے کہ اپنے واسطے بھی اور اپنی اولاد اور بیوی بچوں، خویش و اقارب اور ہمارے واسطے بھی باعث رحمت بن جائے"۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر کی یہ باتیں بے اختیار آپ کی محبت کے آنسو آنکھوں سے جاری کر دیتی ہیں۔ کتنا پاکیزہ، کتنا مکمل کلام ہے، ابلغ کلام ہے۔ فرمایا اگر تم نے یہ لعل تاباں حاصل کر لیا ہے اس رستے پر چل پڑے ہو جو میں کہتا ہوں تو پھر صرف تمہارا اکیلے چلنا کافی نہیں۔ "اپنے سب ارادوں اور خواہشات کو چھوڑ کر محض اللہ کے ارادوں اور احکام کا پابند ہو جانا چاہئے کہ اپنے واسطے بھی اور اپنی اولاد، بیوی بچوں، خویش و اقارب" "ان سب کے لئے بھی یہی نمونہ بنو۔ یہی ان کو نصیحت کرو اور ان سب کے لئے رحمت بن جاؤ۔ اور آخر پر فرمایا" "اور ہمارے واسطے بھی باعث رحمت بن جاؤ"۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو ہمارے لئے باعث رحمت ہیں کیسا انکساری کا کلام فرماتے ہیں کہ اگر تم اس بات کا اعتبار رکھتے ہو کہ مجھے خدا نے مامور کر کے تمہیں کن کن مشکلات سے بچایا، کن گندی راہوں سے نکالا، کس پاک رستے پہ چلا دیا تو شکر کا حق اس طرح بھی ادا کرو کہ میرے واسطے باعث رحمت بنو۔ تمہاری وجہ سے لوگ میرے اعلیٰ اخلاق کو پالیں، ان کو دیکھ لیں، تمہاری وجہ سے لوگ جان لیں کہ مجھے تو خدا تعالیٰ نے وہ لعل تاباں تھمادیا ہے پس جب تم وسیلہ بنو گے لوگوں کے مجھ تک پہنچنے کا تو گویا تم میرے واسطے بھی باعث رحمت ہو جاؤ گے۔

بہت ہی پیارا کلام، بہت ہی عاشقانہ کلام ہے اور جماعت سے جیسی محبت ہے اور جو تقاضے ہیں ان کو یہ کلام خوب کھول کر بیان فرمارہا ہے۔ فرماتے ہیں "مخالفوں کے واسطے اعتراض کا موقع ہر گز ہر گز نہ دینا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَمِنهُم ظَالِمٌ لِنَفسِهِ وَ مِنهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمِنهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ (سورة فاطر)"۔ مراد یہ ہے فَمِنهُم ظَالِمٌ لِنَفسِهِ ان میں سے ایسا انسان بھی ہے جو اپنے نفس کی خاطر اس پر ظلم کرتا ہے۔ کَادِحٌ اِلَىٰ رَبِّكَ كَدْحًا بعینہٖ یہی مضمون ہے۔ انسان اپنے نفس کی خاطر اس پر ظلم کرتا ہے۔ جیسے ماں بچے کی خاطر بظاہر بچے پر ظلم کرتی ہے۔ ایک استاد طالبعلم کی خاطر بظاہر اس پر ظلم کرتا ہے، سخت کام لیتا ہے، اتنا گھر کا کام دے دیتا ہے کہ بے چارے کے لئے گھر میں بھی آرام میسر نہیں آتا۔ یہ مضمون ہے ظَالِمٌ لِنَفسِهِ، ہر انسان اپنے نفس سے بھی اس کی خاطر ایسا سلوک کرتا ہے جو مشکل ہو مگر ہو اس کی خاطر۔ وَ مِنهُمْ مُقْتَصِدٌ اور ان میں مقتصد بھی ہیں جو نسبتاً توازن اختیار کرنے والے یعنی کچھ ظلم بھی کرتے ہیں کچھ نہیں بھی کرتے خدا جتنی توفیق دیتا ہے ہلکے قدموں کے ساتھ اس راہ پر چلتے ہیں۔ وَمِنهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ اور ان میں سے ایسے بھی ہیں جو خیرات میں سب کو پیچھے چھوڑ جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں پہلی دونوں صفات ادنیٰ ہیں ظَالِمٌ لِنَفسِهِ اور مُقْتَصِدٌ کی صفات نسبتاً ادنیٰ ہیں۔

"سَابِقُ بِالْخَيْرَات بننا چاہئے ایک ہی مقام پر ٹھہر جانا کوئی اچھی صفت نہیں ہے"۔ فرمایا ظَالِمٌ لِنَفسِهِ اور مُقْتَصِد اپنی ذات میں اچھی صفات ہیں مگر ان کے ساتھ سَابِقٌ بِالْخَيْرَات کو جزو جانا چاہئے۔ یہ ایک بالکل نیا مضمون ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان آیات کے تسلسل اور رابطے میں بیان فرماتے ہیں۔

عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ سَابِقٌ بِالْخَيْرَات ان سے الگ بالکل الگ انسان ہے یہ لوگ اپنی اپنی جگہ اچھے ہیں اور وہ اپنی جگہ اچھا ہے یہ پہلی دفعہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر میں پڑھا اور اس کی حقیقت سمجھا کہ ظَالِمٌ لِنَفسِهِ اور مُقْتَصِدٌ بھی تب خدا تعالیٰ کی نظر میں مقبول ٹھہرے گا اگر وہ سَابِقٌ بِالْخَيْرَات بھی ہو اور سَابِقٌ بِالْخَيْرَات ان دونوں خوبیوں سے کاٹ کر کوئی الگ مضمون نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس تحریر کو اب میری وضاحت کے بعد غور سے سنیں تو آپ کو بات سمجھ آجائے گی۔

"پہلی دونوں صفات ادنیٰ ہیں۔ سَابِقٌ بِالْخَيْرَات بننا چاہئے۔ ایک ہی مقام پر ٹھہر جانا کوئی اچھی صفت نہیں ہے۔ دیکھو ٹھہرا ہوا پانی آخر گندہ ہو جاتا ہے"۔ پس اگر اپنے نفس پر ظلم کرنے والا ایک دو دفعہ کی آزمائش میں پڑ کر وہیں ٹھہر جائے تو وہ، وہ شخص نہیں ہے جو کامیابی کو پالے گا۔ اگر درمیانی راہ اختیار کرنے والا کچھ عرصہ اعتدال اختیار کر کے پھر تھک جائے تو وہ ہر گز نیکی کو پانے والا نہیں ہے۔ فرمایا اس کے لئے لازم ہے کہ وہ جاری رہے۔ "ایک مقام پر ٹھہر جانا کوئی اچھی صفت نہیں ہے۔ دیکھو ٹھہرا ہوا پانی آخر گندہ ہو جاتا ہے، کیچڑ کی صحبت کی وجہ سے بدبودار اور بدمزہ ہو جاتا ہے"۔ جب پانی ٹھہر جاتا ہے، پانی خود تو اچھی چیز ہے جیسا کہ یہ دونوں صفات بیان کر رہی ہیں لیکن کیچڑ کی آمیزش کی وجہ سے کیونکہ وہ ٹھہر گیا اس لئے کیچڑ پیدا ہوا۔ "وہ بدبودار اور بدمزہ ہو جاتا ہے۔ چلتا پانی ہمیشہ عمدہ، ستھرا اور مزے دار ہوتا ہے اگرچہ اس میں بھی نیچے کیچڑ ہو مگر کیچڑ اس پر کچھ اثر نہیں کر سکتا"۔ یہ معرفت کا نکتہ سب کو سمجھنا ضروری ہے۔

ہم جو خدا کے عام بندے ہیں جن کو بہت اعلیٰ بلند مقامات نصیب نہیں ہوئے وہ اپنے نفس کے اندر تہہ میں کیچڑ دیکھ کر گھبرائیں نہیں۔ کیچڑ سے پاک ہونا بہت بعد کی بات ہے لیکن اگر وہ چلتے پانی بنے رہیں گے تو ان کے نفس کا کیچڑ ان کے اعمال کو گندہ نہیں کر سکے گا اور ان سے بدبو نہیں آئے گی۔ ان سے خوشبو اٹھے گی اور ایسا صحت والا پانی بنیں گے جس کو لوگ پئیں گے اور سیراب ہونگے اور اس سے لطف اندوز ہونگے۔ پس کتنی باریک مثالیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام دے دے کر ہمیں متوجہ فرمارہے ہیں کہ گناہ اور نیکی کی حقیقت کیا ہے اور خدا کے ہاں کیا بات مقبول ہے۔

"چلتا پانی ہمیشہ عمدہ، ستھرا اور مزے دار ہوتا ہے اگرچہ اس میں بھی نیچے کیچڑ ہو"۔ اب "اس میں بھی" فرمایا ہے۔ صاف پتہ چلتا ہے کہ بعضوں میں نہیں ہوتا اور کتنے باریک، لطیف اشارے سے بتادیا ہے کہ خدا کے ایسے بھی پاک بندے ہیں جن میں کیچڑ نہیں ہوتا مگر بعضوں میں کیچڑ بھی ہوتا ہے۔ پس میں کئی دفعہ جماعت کو توجہ دلا چکا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہر لفظ پر ٹھہر کر غور ضروری ہے ورنہ اس کی کنہہ کو آپ پا ہی نہیں سکتے۔ ایک ایک لفظ موتی کی طرح وہیں جڑا ہوا ہے جہاں اسے جڑا ہونا چاہئے۔ "اگرچہ اس میں بھی نیچے کیچڑ ہو مگر کیچڑ اس پر کچھ اثر نہیں کر سکتا۔ یہی حال انسان کا ہے کہ ایک مقام پر ٹھہر نہیں جانا چاہئے کہ یہ حالت خطرناک ہے۔ ہر وقت قدم آگے ہی رکھنا چاہئے۔ **نیکی میں ترقی کرنی چاہئے ورنہ خدا تعالیٰ انسان کی مدد نہیں کرتا"**۔

اب "نیکی میں ترقی کرنی چاہئے ورنہ خدا تعالیٰ انسان کی مدد نہیں کرتا"۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوا مَا بِاَنْفُسِهِمْ کا مضمون دوسرے لفظوں میں بیان فرمادیا ہے۔ ایک تو یہ بات ہے کہ اللہ توفیق نہ دے تو نیکی کی طرف قدم آگے نہیں بڑھ سکتا۔ لیکن دوسری طرف انسان کوشش نہ کرے اور یہ سمجھے کہ اللہ مجھے نیک کر دے گا یہ درست نہیں ہے۔ کوشش کی طرف متوجہ ہونا ضروری ہے اور یہ کوشش ہے جس کو مسیح موعود علیہ السلام فرمارہے ہیں، "ہر وقت قدم آگے ہی رکھنا چاہئے نیکی میں ترقی کرنی چاہئے ورنہ خدا تعالیٰ انسان کی مدد نہیں کرتا"۔ یہ ایک امر واقعہ ہے کہ جو شخص نیکی کی جانب چاہے تھوڑی رفتار سے چل رہا ہو اس کو ضرور غیب سے مدد ملتی ہے۔ کوئی چیز ٹھہری ہوئی نہیں جب وہ ٹھہر جائے گا تو Stagnant ہونے لگے گا۔ اس کے اندر کیچڑ پیدا ہونا شروع ہو جائے گا اور پھر وہ کیچڑ کی جانب رخ اختیار کرلے گا اور گندے سے گندہ تر ہوتا چلا جائے گا۔ یہ ایسا قانون قدرت ہے جس میں کوئی استثناء نہیں ہے۔ اب جتنے گندے کیچڑ ہیں ان پہ نگاہ کر کے دیکھیں وہ جتنی دیر ٹھہرے رہتے ہیں اور بدبودار، اور بدبودار ہوتے چلے جاتے ہیں اور جراثیم کی آماجگاہ بن جاتے ہیں۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمارہے ہیں "ورنہ خدا تعالیٰ انسان کی مدد نہیں کرتا اور اس طرح سے انسان بے نور ہو جاتا ہے جس کا نتیجہ آخر کار بعض اوقات ارتداد ہو جاتا ہے اس طرح سے انسان دل کا اندھا ہو جاتا ہے"۔ تو یہ ٹھہرنے کے نتائج ہیں۔ بعض دفعہ ارتداد اختیار کر جاتا ہے۔ بعض دفعہ نہیں بھی کرتا مگر دل کا اندھا ہوتا ہے، اہل بصیرت میں شمار نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ضروری نہیں کہ ارتداد والا ہی جماعت سے نکلتا ہے بعض لوگ جماعت میں ٹھہرے ہوئے جماعت سے نکل جاتے ہیں۔ (ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۴۵۶ مطبوعہ ربوہ)

تبلیغ رسالت جلد دہم صفحہ ۷۲، ۷۵ پر یہ عبارت درج ہے اس میں سے یہ عبارت لی گئی ہے۔ جو اب میں پڑھ کر سنانے لگا ہوں۔ "نیکی کرو اور خدا کے رحم کے امیدوار ہو جاؤ"۔ اب اس ایک فقرے میں بہت سے ایسے لوگوں کی حالت کھول دی گئی ہے جو نیکی نہیں کرتے اور رحم کے امیدوار ہوتے ہیں اور بدنصیبی سے

معاندین احمدیت شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْهُمْ تَسْحِيْقًا

اے اللہ! انہیں پارہ پارہ کردے انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑادے

STAR
☎ 543105
CHAPPALS
WHOLE SELLERS OF HIGH QUALITY LEATHER & RUBBER CHAPPALS
105/661, OPP. BLOCK NO-7 FAHIMMABAD COLONY
KANPUR-1- PIN 208001

دنیا کی اکثریت ایسی ہے۔ مسلمان ممالک بھی بھرے پڑے ہیں ایسے مولویوں سے جو یہ تعلیم دے رہے ہیں کہ نیکی نہ کرو اور رحم کے طالب ہو، اللہ تعالیٰ رحم کرنے والا ہے، بڑا غفور رحیم ہے، محمدؐ رسول اللہ شفاعت فرما دیں گے۔ یہ بالکل جھوٹ ہے، ہرگز ایسا نہیں ہوگا۔ قرآن کریم کی آیات پر نظر فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو نتیجہ نکالا ہے اس کے سوا اور کوئی حقیقت نہیں ہے۔

"نیکی کرو اور خدا کے رحم کے امیدوار ہو جاؤ"۔ نیکی کرو تو خود بخود کیوں نہیں آپ نجات پا سکتے یہ بھی تو سوال ہے۔ "نیکی کرو اور خدا کے رحم کے امیدوار ہو جاؤ"۔ اس کا مطلب ہے کہ نیکی کا پھل اللہ کے رحم کے بغیر نصیب نہیں ہو سکتا۔ ایک شخص یا ایک کسان کی مثال لیں جو زمین میں اچھے پودے لگاتا ہے، اچھے درخت لگاتا ہے اگر وہ خدا کے رحم کا امیدوار نہیں ہوتا اور اپنی محنت پر انحصار کرتا ہے تو بسا اوقات وہ پودے اور اس کی فصلیں پھل سے پہلے ہی برباد ہو جاتی ہیں اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ پھل لگتا ہے تو کڑوا پھل لگتا ہے جو جان لیوا ثابت ہو سکتا ہے۔ بادام دیکھیں کتنی اچھی ایک نعمت ہے اور میٹھے بادام کثرت سے لوگ اپنے دماغ کی طاقت کو بڑھانے کے لئے استعمال کرتے ہیں اور بھی بہت سے فوائد ہیں مگر اگر بادام کڑوا ہو جائے تو اس میں ایک ایسا زہر ہے جس سے زیادہ تیز زہر دنیا میں موجود ہی نہیں، بہت زہریلا بن جاتا ہے۔ لیکن وہ اتنی معمولی مقدار میں اس کا زہر ہوتا ہے کہ اگرچہ اس کا کھانا ایک انسان کے لئے ایک عذاب ہے مگر پھر بھی وہ قاتل نہیں ہوتا، بہت تھوڑا ہوتا ہے۔ تو حقیقت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ فرمانا "اور خدا کے رحم کے امیدوار ہو جاؤ"۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک تمہاری نیکی پھل نہیں لاتی اور اللہ کا رحم اس میں شامل حال نہیں ہوتا تب تک تم کسی اچھے آخری نتیجے کے امیدوار نہیں ہو سکتے۔

"خدا تعالیٰ کی طرف پوری قوت کے ساتھ حرکت کرو اور اگر یہ نہیں تو بیمار کی طرح افتاں وخیزاں اس کی رضا کے دروازے تک اپنے تئیں پہنچاؤ"۔ بہت ہی دردناک نقشہ کھینچا ہے ان لوگوں کا جو نیکی کر نہیں سکتے مگر بے انتہا خواہش رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور پہنچنے کی طاقت نہیں مگر ان الفاظ میں جو نقشہ کھینچا گیا ہے یہ ان کے لئے ایک مشعل راہ بن جاتا ہے۔ لیکن اس سے آگے انشاء اللہ اگلی دفعہ مضمون کو چلائیں گے۔ بشکریہ الفضل انٹرنیشنل لندن

کیرلہ میں عظیم الشان سالانہ صوبائی کانفرنس کا انعقاد

جلسہ عام: سیمینار کتاب تبلیغ ہدایت کے مالایالم ترجمہ کی رسم اجرائی۔

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ۲۵/۲۶/ اپریل ۹۸ء بروز ہفتہ واتوار بمقام کرونا گپلی جماعت ہائے احمدیہ کیرلہ کی سالانہ کانفرنس نہایت شاندار رنگ میں منعقد ہوئی۔

اس کانفرنس میں شرکت کیلئے کیرلہ کی ۴۶ جماعتوں سے ڈیڑھ ہزار نمائندگان نے شرکت کی۔ نیز تامل ناڈو اور عثمان آباد سے بھی احباب تشریف فرما ہوئے۔

اس کانفرنس کا افتتاح کرنے کیلئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا نمائندہ محترم ایڈووکیٹ جمیل احمد صاحب ناصر ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ کو خاص طور پر ارسال فرمایا تھا۔ نیز کیرلہ کی تبلیغی سرگرمیوں کے نگران محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب صدر مجلس انصار اللہ بھارت بھی تشریف فرما ہوئے تھے۔

افتتاحی تقریب: صبح ساڑھے نو بجے محترم ایڈووکیٹ جمیل احمد صاحب نے پرچم کشائی فرمائی اس کے ساتھ افتتاحی تقریب شروع ہوئی۔ محترم ڈاکٹر منصور احمد صاحب کی زیر صدارت منعقدہ اس تقریب میں مکرم پی ایم عبداللہ صوبائی سیکرٹری تعلیم نے استقبالیہ تقریر کی۔ محترم صدر صاحب کے مختصر خطاب کے بعد محترم ایڈووکیٹ جمیل صاحب نے تقریر کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کی عالمگیر سرگرمیوں پر روشنی ڈالتے ہوئے اس قسم کے روحانی جلسوں کے انعقاد کے فوائد بیان کئے۔ اس کے بعد خاکسار۔ محمد عمر مکرم بی ایم کویا صاحب ناظم اعلیٰ انصار اللہ بھارت۔ اے عبدالوہاب صاحب مولوی ٹی ایم محمد صاحب اور مولوی ناصر احمد صاحب نے علی الترتیب۔ انسان کی اعلیٰ زندگی اور اخلاق دعا کی اہمیت۔ حصول علم کے فوائد۔ مالی قربانی اور خلافت واطاعت کے عنوانوں پر تقریریں کیں۔

اس موقعہ پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی مایہ ناز کتاب تبلیغ ہدایت کے چوتھے ایڈیشن کا افتتاح کیا گیا۔

ظہر عصر کی نمازوں کے بعد صوبہ کی تمام جماعتوں کے صدر صاحبان اور تمام مبلغین و معلمین کی ایک خاص میٹنگ محترم صوبائی امیر صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوئی جس میں دعوت الی اللہ کے کاموں کو مزید اجاگر کرنے کی ضرورت پر روشنی ڈالی گئی۔

سالانہ کانفرنس کے پہلے دن کی دوسری نشست بین الاقوامی مذہبی یکجہتی کے عنوان پر محترم صوبائی امیر اے پی کنجامو صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔

اس نشست کا اختتام حکومت کیرلہ کے وزیر برائے خوراک جناب چندر شکھرن نائر نے کیا۔ آپ نے مذہبی یکجہتی کے قیام کے لئے بین الاقوامی سطح پر جماعت احمدیہ کی سرگرمیوں کو سراہتے ہوئے بتایا کہ آج کل مذہب کے نام پر بعض مطلب پرست لوگ عوام کو اور حکومت کو EXPLOIT کرنا چاہتے ہیں جس کے نتیجہ میں ملک کا امن وامان متاثر ہو جاتا ہے۔ اس لئے مذہب کی حقیقی تعلیمات کو دنیا میں رائج کرانے کی ضرورت ہے۔ اس کے بعد ڈاکٹر این عبدالکریم صاحب وائس چانسلر کیرلہ یونیورسٹی۔ ایم عبدالرحمٰن صاحب خاکسار محمد عمر نے تقریریں کیں۔

دوسرے دن کا پہلا اجلاس:

یہ نشست موجودہ زمانہ میں ذرائع ابلاغ کے نفع ونقصان کے متعلق ایک سیمینار کی صورت میں منعقد ہوئی۔ مکرم پروفیسر بی محمد احمد صاحب صوبائی سیکرٹری نشر واشاعت کی زیر صدارت منعقدہ اس مذاکرہ کا افتتاح ڈاکٹر الیگزانڈر جیکب P.S. ڈائریکٹر کیرلہ ویمن کمیشن نے کیا۔ آپ نے موجودہ Journlasim کے نفع ونقصان پر نہایت دلچسپ رنگ میں روشنی ڈالی۔ اس کے بعد مکرم A.M سلیم صاحب نے اپنا مقالہ پیش کیا۔ اس کے بارہ میں شری بابو بھاسکر (نمائندہ Asianic) جناب مادھورہ کٹی (ریزیڈنٹ ایڈیٹر دی انڈین ایکسپریس۔ جناب رمیشن ڈائریکٹر Language in s titute نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ آخر میں صاحب صدر نے عالمی سطح پر جماعت احمدیہ کی اس میدان میں عظیم الشان سرگرمیوں کی طرف روشنی ڈالی۔ خاص طور پر M.T.A کی عالمگیر سرگرمیوں کے بارے میں بتایا کہ اس اخلاق سوز زمانہ میں اس چینل کے ذریعہ کس قسم کا روحانی انقلاب ہو رہا ہے۔

ظہر وعصر کی نمازوں کے بعد اس کانفرنس کا اختتامی اجلاس محترم پروفیسر عبدالجلیل صاحب امیر جماعت احمدیہ کرونا گپلی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔

اس اختتامی نشست کا افتتاح محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب نے فرمایا آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عشق رسول صلعم کے عنوان پر ایک برجستہ تقریر کی جس کا ترجمہ ساتھ ساتھ عزیزم مکرم مولوی ناصر احمد صاحب نے کیا۔ اس کے بعد مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب مکرم A.P ابوٹی صاحب اور مکرم مولوی کے محمود احمد صاحب نے مختلف تبلیغی عنوانوں پر بہت متاثر تقریریں کیں۔

مکرم صوبائی امیر صاحب اور صاحب صدر کے مختصر خطابوں کے بعد محترم ایڈووکیٹ جمیل احمد صاحب نے اجتماعی دعا کروائی۔

۲۳/ اپریل صبح ۱۱ بجے ایک پریس کانفرنس منعقد ہوئی جس میں ۱۴ اخباری نمائندگان نے شرکت کی اور دوسرے دن تمام اخبارات میں نمایاں رنگ میں اس پریس کانفرنس کی رپورٹ تھی۔

مورخہ ۲۶/ اپریل کو بعد نماز ظہر وعصر مکرم ٹی کے محمود صاحب کی زیر صدارت واقفین نو بچوں اور ان کے والدین کا اجلاس منعقد ہوا۔

جلسہ گاہ سے ملحق M.T.A کا پروگرام دکھانے کا انتظام کیا گیا تھا سینکڑوں لوگ یہ دیکھ کر محظوظ ہوتے رہے۔

اسی طرح جلسہ گاہ کے ملحق ہی بک سٹال اور نمائش قرآن کا انتظام کیا گیا ۱۵ ہزار روپے کی کتب ولٹریچرز فروخت کئے گئے جلسہ گاہ کے قریب ہی طبی امداد کا دو ڈاکٹروں پر مشتمل ایک Panel ہمیشہ موجود رہتا تھا الحمدللہ کہ اللہ تعالیٰ کا بے حد فضل وکرم ہے کہ ہماری یہ کانفرنس پچھلے سالوں کی تمام کانفرنسوں کی نسبت ہر لحاظ سے ترقی پذیر اور کامیاب تھی۔

(محمد عمر مبلغ انچارج کیرلہ)

افسوس محترم عبیداللہ علیم صاحب وفات پاگئے

برصغیر کے نامور شاعر محترم عبیداللہ علیم صاحب کا ۱۸/ مئی کو کراچی میں دل کا دورہ پڑنے سے انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ان کی عمر ۵۸ سال تھی۔

محترم عبیداللہ علیم صاحب کو صرف احمدی ہونے کے باعث اپنے ملک پاکستان میں وہ مقام حاصل نہ تھا جو مرحوم نے باقی دنیا میں حاصل کیا۔ برصغیر کے علاوہ بیرون ممالک میں بھی منعقد ہونے والے مشاعروں میں بھرپور حصہ لیا جب آپ لندن تشریف لے گئے تو حضور انور ایدہ اللہ کے ارشاد پر آپ کے اعزاز میں ایک خصوصی مشاعرہ منعقد کیا گیا جس میں حضور بنفس نفیس تشریف لائے۔ اس مشاعرہ کو ایم ٹی اے کے ذریعہ بھی نشر کیا گیا۔ آپ کے فصیح وبلیغ کلام اور سریلی آواز نے شعر و شاعری کا شغف رکھنے والے افراد کو ہمیشہ مسحور کیا۔ مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل نے مرحوم کے مشاعروں کو اکثر ریلے کیا ہے اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے (محمد لقمان دہلوی نمائندہ بدر قادیان)

درخواست دُعا

مکرم محمد اکرام الحق صاحب جٹالہ امریکہ کا پوتا عزیز کامران الحق جٹالہ جو کہ وقف نو میں شامل ہے شدید طور پر بیمار ہے اور ہسپتال میں داخل ہے ڈاکٹروں نے مایوسی کا اظہار کیا ہے۔ احباب جماعت سے عزیز کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کیلئے خصوصی دعا کی تحریک ہے۔

☆ خاکسار کی اہلیہ اکثر بیمار رہتی ہیں انکی کامل شفایابی کیلئے نیز تمام پریشانیوں کے ازالہ کیلئے اور خاکسار کے کاروبار میں برکت کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر ۱۰۰ روپے (شکر بیہ علی کیرنگ۔ اڑیسہ)

مکرم شیخ منظور احمد (کیرنگ) کی اہلیہ مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ محمود آباد کیرنگ کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ قارئین بدر سے موصوفہ کی صحت کاملہ عاجلہ کیلئے درخواست دُعا ہے نیز بچوں کے امتحانات میں نمایاں کامیابی کیلئے درخواست دُعا ہے۔ اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔

(ہارون رشید مبلغ سلسلہ کیرنگ اڑیسہ)

☆ محبوبہ بیگم صاحبہ اہلیہ نثار احمد صاحب آف رشی نگر اپنے اہل خاندان کی دینی و دُنیاوی ترقیات کیلئے نیز اپنی بچی کی صحت و سلامتی درازی عمر کیلئے دُعا کی درخواست کرتی ہیں۔ اعانت بدر ۵۰ روپے۔

(ادارہ)

مذہبی ٹریڈ مارک کی حقیقت

ڈاکٹر محمد اسحاق خلیل
زیورک (سوئزرلینڈ)

بنیادی حقوق کے عالمی ادارہ ایمنسٹی انٹرنیشنل جس کا مرکز انگلستان میں ہے کی ایک تازہ ترین رپورٹ حال ہی میں شائع ہوئی۔ اس رپورٹ کے بعض اقتباسات ہفت روزہ بدر قادیان مورخہ ۱۵۔۸۔۹۷ میں بھی شائع ہو چکے ہیں۔ ایمنسٹی کی اس رپورٹ میں ضمناً اس بات پر بھی تنقید کی گئی ہے کہ ایک پاکستانی عدالت کی رائے میں جماعت احمدیہ پر اسلامی اصطلاحات اور رسم و رواج کے استعمال پر پابندی لگائی جاسکتی ہے اور یہ کہ "اس پابندی کا جواز ٹریڈ مارک" یعنی تجارتی مارکہ کے قوانین کے تحت ہو سکتا ہے۔

اسلامی اصطلاحات کے استعمال پر پابندی یوں بھی بالبداہت ناقابل فہم ہے لیکن اس کے جواز میں ٹریڈ مارک کا حوالہ اور بھی پریشان کن معلوم ہوتا ہے۔ مذہبی اصطلاحات دین اور ثقافت کا حصہ ہیں جبکہ ٹریڈ مارک کا تعلق تجارت اور کمرشل قوانین سے ہے اسلئے "ٹریڈ مارک" کے قوانین کا حوالہ مورد تنقید ہونا چاہئے۔ اسلئے اس مفروضہ کے بعض پہلوؤں کا ذکر مناسب معلوم ہوتا ہے۔

پاکستانی اداروں کے خیال میں ٹریڈ مارک قانون کے ماتحت احمدیوں کیلئے سبھی اصطلاحات کے استعمال پر پابندی لگائی جاسکتی ہے۔ جبکہ ٹریڈ مارک قوانین کے ماتحت صرف ایسے تجارتی ناموں (مارکہ وغیرہ) کا استعمال ناجائز قرار دیا جاسکتا ہے۔ جو سرکاری دفاتر یا عدالتوں (رجسٹرار ٹریڈ مارکس وغیرہ) کے ہاں رجسٹرڈ ہو چکی ہوں۔ لہٰذا اصطلاحات کے ایک مجموعہ پر عمومی پابندی ٹریڈ مارکس قوانین کی رو سے متصور نہیں ہوسکتی۔ گویا رجسٹرڈ جماعتوں یا کمپنیوں کے نام (تاج کمپنی وغیرہ) تو ٹریڈ مارکس رجسٹرار کی منظوری سے رجسٹر ہو سکتے ہیں لیکن اصطلاحات کا مجموعہ رجسٹر نہیں ہو سکتا۔ نہ ہی ایسی پابندی کا کوئی جواز "ٹریڈ مارک" کی بنا پر نکالا جاسکتا ہے۔

۲۔ یاد رہے کہ ٹریڈ مارک قانون کے تحت اسمائے جنس (یعنی اشیاء کے عمومی نام) گندم روئی دودھ وغیرہ الفاظ بطور ٹریڈ مارک رجسٹر نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ کوئی تجارتی فرم یہ دعویٰ نہیں کرسکتی کہ مثلاً گندم کا لفظ صرف ہماری طرف سے استعمال ہوسکتا ہے نہ ہی رجسٹرار ایسے مزعومہ ٹریڈ مارک کی رجسٹریشن کرے گا۔ اس کی ایک مشہور مثال کولا Cola کا لفظ ہے چنانچہ کوکا کولا کی رجسٹریشن تو ہوسکتی ہے لیکن صرف کولا کی رجسٹریشن نہیں ہوسکتی۔ اسی لئے عام طور پر ریستورانوں میں لوگ کولا آرڈر کرنے کی بجائے کوک Coke طلب کرتے ہیں۔

اسطرح کوکا کولا سے ملتے جلتے مشروب پیپسی کولا کی ٹریڈ رجسٹریشن ہو چکی ہے۔ شاید یہ وضاحت بھی مناسب ہو کہ کولا ایک درخت کے پھل کا نام ہے جو زیادہ خوش ذائقہ نہیں ہوتا لیکن مذکورہ مشروب میں استعمال کی وجہ سے اب دنیا بھر میں مشہور ہو چکا ہے۔ مغربی افریقہ کے بعض ممالک میں بعض لوگ کولا کا پھل cola nuts پان کی طرح منہ میں چباتے رہتے ہیں۔ کہا جاتا ہے اس سے بیدار مغزی Stimulation پیدا ہوتی ہے۔

۳۔ مذہبی اصطلاحات اور رواج کا تعلق تجارت سے نہیں جبکہ ٹریڈ مارک کا تعلق دنیاداری اور تجارتی امور سے ہے۔ افسوس ہے کہ مقدس مذہب کے احکام پر عمل اور اسلامی اصطلاحات کے استعمال کو تجارتی پیمانوں سے ناپنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اسطرح مسلمانوں کی بین الاقوامی جماعت احمدیہ پر جو ایک سو سال سے زائد عرصہ سے مسلمان ہی کی حیثیت سے شرعی اصطلاحات کو استعمال کرتی رہی ہے۔ ایک ملک میں ٹریڈ مارک کے بہانہ اسلامی حقوق اور سلوک نیز ملکی آئین اور بین الاقوامی قانون میں ضمانت دیئے ہوئے مذہبی حقوق سے محروم کرنے کی کوشش جاری ہے۔

شاید بیس چالیس سال قبل شروع میں ٹریڈ مارک کی ایسی دلیل اس قانون سے نابلد اور نافہم ذہنیت رکھنے والے افراد کی طرف سے پبلک میں پروپیگنڈا اور ہیجان پیدا کرنے کیلئے دی گئی تھی اور خیال تھا کہ صاحب علم اور روشن دماغ لوگ ایسے نعرے کا بودا پن خود بخود سمجھ جائیں گے۔ مگر اب معاشرہ کی یہ حالت ہے کہ سرکاری ادارے اور عدالتیں بھی اس مفروضہ کو قانونی لحاظ سے قابل التفات Serious سمجھنے لگ گئی ہیں۔ حالانکہ مخالفین حق کے اس ذہنی تصور کی حقیقت پبلک نعرہ بازی (slogan) سے زیادہ نہیں تھی۔

۴۔ قرآن کریم احادیث اور ان میں مذکور اسلامی اصطلاحات کا اکثر حصہ ایسا ہے جو ٹریڈ مارکس کے رجسٹر میں درج ہو کے رجسٹر ہی نہیں ہو سکتا ہے یعنی Non Registerable ہیں۔ اگر پاکستانی حکومتی ادارے ٹریڈ مارک کے قانون کا حوالہ دینا ضروری سمجھیں تو اس کے ساتھ ہی اس بات کا ذکر لابدی ہوگا کہ وہ اصطلاحات کون سے ٹریڈ رجسٹر میں درج ہو چکی ہیں۔ ورنہ پیٹنٹ یا ٹریڈ مارک کا حوالہ دینا قانونی لحاظ سے درست نہیں ہوسکتا جہاں تک لٹریری کاپی رائٹ یا ڈیزائن De-sign Law وغیرہ قوانین کا تعلق ہے ان کا اطلاق بھی روایتی اسلامی اصطلاحات کے استعمال پر نہیں ہوسکتا کیونکہ یہ اصطلاحات کئی سو سال سے بنی نوع انسان کی مشترکہ وراثت ہیں چنانچہ یورپ امریکہ وغیرہ ممالک میں اسلامیات کے متعدد ادارے ہیں جو حکومتی یونیورسٹیوں وغیرہ کے ماتحت ریسرچ کا کام کرتے رہتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ان سے اختلاف رائے کے باعث ان کے لئے کسی ملک میں اسلامی اصطلاحات کے استعمال پر پابندی کا اطلاق نہیں ہوسکتا۔ یاد رہے کہ ایسے مغربی اداروں کی تعداد چند سو سے زیادہ ہوگی۔

آخر احمدی بھی تو مسلمان اولیا صلحاء کی اولاد ہیں اور اسلامی اصطلاحات اگر ایک یا زیادہ فرقوں کی وراثت ہوسکتی ہیں تو ان مذہبی حقوق اور اسلامی وراثت میں احمدی بھی برابر کے حصہ دار ہیں۔ بالخصوص جبکہ احمدیوں کے عقائد کی بنیاد کلمہ طیبہ اور قرآن کریم اور اسلامی لٹریچر پر ہی ہے۔ اور دنیا کے ۱۵۰ سے زیادہ ممالک میں احمدیوں کو مسلمان بھی سمجھا جاتا ہے۔ لہٰذا کسی مخصوص ملک میں احمدیوں کیلئے اسلامی اصطلاحات کے استعمال پر پابندی نہ صرف آئین کی خلاف ورزی ہے بلکہ یو این او کے بنیادی انسانی حقوق کے چارٹر میں مذکورہ مذہبی آزادی اور رواداری کے قواعد کی بھی خلاف ورزی ہے۔ قرآن کریم اور احادیث تو سارے مسلمانوں بلکہ سارے انسان کیلئے اسلام کا ورثہ ہیں ان میں مذکورہ اصطلاحات پر پابندی ناقابل عمل اور نہایت غلط تصور ہے۔

۵۔ ٹریڈ مارک کی رجسٹریشن سے پہلے اسبات کی پڑتال کی جاتی ہے کہ ایسے مارکہ کے حقوق اس سے پہلے کسی اور نے حاصل نہیں کئے۔ اور یہ کہ مخصوص مارکہ صرف رجسٹر کرانے والا ہی پہلی مرتبہ استعمال کر رہا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس اصول کا اطلاق مذہبی اصطلاحات پر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہ مذہبی اصطلاحات متعدد ہیں دنیا بھر کے مسلمانوں کی مختلف تنظیمیں دنیا بھر میں صدیوں سے استعمال کر رہی ہیں۔ اگر ایک ملک میں مسلمانوں کے ایک حصہ کو مذہبی اصطلاحات کے استعمال سے محروم کردیا جائے اور ایسے اختلافات دوسرے ملکوں میں بھی اپنا لئے جائیں تو جھگڑوں اور اختلافات کا لامتناہی سلسلہ شروع ہو سکتا ہے۔ اس کے برعکس حقیقت یہ ہے کہ کسی اور مسلمان ملک نے ٹریڈ مارک کی مزعومہ تشریح کے مذہبی دنیا پر اطلاق اور اس بناء پر سبھی مذہبی اصطلاحات پر پابندی کو شرعی اور قانونی لحاظ سے جائز نہیں سمجھا۔ ایسی صورت حال کا تصور اس امر سے ہو سکتا ہے کہ بالفرض ایک مسیحی ملک میں مسلمانوں پر حضرت عیسیٰ کے نام استعمال کرنے یا انجیل پڑھنے پر پابندی لگادی جائے۔ ایسی پابندی بالبداہت تصور میں نہیں لائی جاسکتی۔ کیا ایسی اصطلاحات عیسائی دنیا کے ٹریڈ مارک سمجھی جاسکتی ہیں؟ ہرگز نہیں۔

جہاں تک حکومت پاکستان کے جماعت احمدیہ کے خلاف آرڈیننس ۱۹۸۴ء کا تعلق ہے یہ قانون آئین پاکستان اور بین الاقوامی حقوق انسانی U.N.Charter of human rights کی خلاف ورزی کی وجہ سے خلاف قانون ہے اور دوسرے ممالک میں بھی اس آرڈیننس کو بنیادی حقوق اور قوانین کی خلاف ورزی قرار دیا جاچکا ہے۔ اگرچہ اس آرڈیننس میں آئین پاکستان کا حوالہ دیا گیا ہے لیکن اسی آئین Constitution میں مذہبی حقوق کا قانون اور یو این او کے حقوق انسانی کے منشور کی خلاف ورزی کی وجہ سے یہ آرڈیننس خلاف قانون ہے۔

اس ضمن میں حکومت امریکہ کے بعض سیاسی حلقوں کے حالیہ اعلان کا ذکر بھی مناسب ہوگا جس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ پاکستان وغیرہ ممالک کو جہاں خلاف قانون مذہبی آزادی پر پابندیاں ہیں امریکی امداد دیئے جانے کے قوانین پر نظر ثانی ہونی چاہئے۔ (بحوالہ امریکی اخبار انٹرنیشنل ہیرلڈ ٹریبیون ۱۹۹۷۔۹۔۱۱) اسی طرح اور بھی کئی ممالک انگلستان جرمنی اور افریقہ وغیرہ میں پاکستانی حکومت کے رویہ پر تنقید کی جاچکی ہے۔

انگلستان میں ٹرید مارک قوانین کی مزید تفصیل کیلئے حسب ذیل کتاب کا مطالعہ مفید ہو سکتا ہے۔

The Business of Industrial licensing a practical guide to patents know how trade marks and industrial design.
By : Patrick Hearn
Published By: Gower limited
westmead Farn Borough England
(1981)

طالب دُعا :- محبوب عالم ابن محترم حافظ عبدالمنان صاحب مرحوم

M/S NISHA LEATHER
Specialist in Leather Belts, Leather
Ladies and Gents Bag, Jackets, Wallets etc.
19 A Jawahar Lal Nehru Road Calcutta - 700081 Ph: 2457153

PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR
&
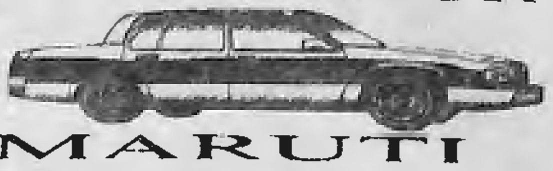
MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎ 26-3287

مولانا محمد شعیب اللہ مفتاحی دیوبندی کی ہرزہ سرائیوں کے جواب میں

...... محمد عظمت اللہ قریشی بنگلور ...... (قسط ۳)

گزشتہ سال یکم اکتوبر کے روزنامہ سالار بنگلور میں محمد شعیب اللہ دیوبندی نے سیدنا اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت احمدیہ کے خلاف جھوٹ سے بھرپور غلاظت آمیز مضامین لکھے اور جب مکرم محمد عظمت اللہ صاحب نے ان کے جھوٹ کی قلعی کھولتے ہوئے اخبار مذکورہ کو جوابی مضامین بھیجے تو اخبار نے شرافت اور صحافت کے تمام اصولوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے خاموشی اختیار کرلی۔ ان مضامین کو قسط وار اخبار بدر میں شائع کیا جارہا ہے۔ (ادارہ)

مولوی مفتاحی بہت کچھ ہرزہ سرائی کے بعد لکھتے ہیں کہ "اب ہم آپ کو دکھاتے ہیں کہ مرزا کی وہ پیشگوئیاں بھی جن کو خود مرزا نے معرکے کی نشانیاں اور اپنے صدق کی دلیل قرار دیا ہے جھوٹی نکلیں یہاں صرف دو تین مثالیں عرض کروں گا۔

پادری آتھم کے بارے میں جھوٹی پیشگوئی۔ عبد اللہ آتھم پادری سے مرزا نے ۱۸۹۳ میں ایک مناظرہ کیا اور مرزا کو بمقابلہ پادری شکست ہوئی۔ مرزا نے اپنی خفت مٹانے کیلئے ایک دھمکی آمیز پیشگوئی کی چنانچہ جنگ مقدس کے صفحات میں یہ پیشگوئی بڑی آب و تاب سے مرزا نے لکھی ہے اس کے چند جملے ملاحظہ کیجئے۔ "اس بحث میں جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے وہ انہی دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لیکر یعنی پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جائے گا اور اس کو سخت ذلت پہنچے گی۔" (آگے کے جملے مولوی مفتاحی نے عوام کو دھوکہ دینے کیلئے نہیں لکھے وہ ہم درج کرتے ہیں۔ انشاء اللہ باقی مضمون میں بھی کتر و بیونت کر گئے ہیں۔

جواب :۔ ۲۶ مئی ۱۸۹۳ء سے ۵ جون ۱۸۹۳ء تک امرتسر میں حضرت مرزا صاحب کا پادریوں سے ۱۵ دن کیلئے ایک تحریری مباحثہ الوہیت مسیح کے موضوع پر ہوا یہ مباحثہ تحریری تھا اس کے پرچے روزانہ مجلس میں سنا دیئے جاتے تھے پادریوں کی طرف سے ڈپٹی عبد اللہ آتھم مباحثہ کیلئے پیش ہوتے رہے اس بحث میں اللہ تعالیٰ نے اسلام کو عیسائیت پر کھلا کھلا غلبہ عطا فرمایا چونکہ پادری عبد اللہ آتھم نے اپنی کتاب اندرونہ بائبل میں آنحضرت ﷺ کو معاذ اللہ دجال لکھا تھا اسی لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا صاحب کی دُعا سے آپ پر ایک پیشگوئی کا انکشاف فرمایا اس پیشگوئی کے جو اہم جملے تھے اُنہیں مولوی مفتاحی نے اپنے مضمون سے نکال دیا ہے صرف اس لئے کہ وہ اس طرح حضرت مرزا صاحب کو نعوذ باللہ جھوٹا ثابت کر سکیں اس پیشگوئی سے نکالے ہوئے جملے ہم یہاں لکھتے ہیں وہ جملے یہ ہیں ۔۔۔ یعنی پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جاوے گا اور اُس کو سخت ذلت پہنچے گی بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے اور جو شخص سچ پر ہے اور سچے خدا کو مانتا ہے اُس کی اس سے عزت ظاہر ہوگی اور اس وقت جب یہ پیشگوئی ظہور میں آوے گی بعض اندھے سجاکھے کئے جائیں گے اور بعض لنگڑے چلنے لگیں گے اور بعض بہرے سننے لگیں گے۔

(جنگ مقدس آخری پرچہ)

چونکہ پیشگوئی کی ہیبت سے پادری عبد اللہ آتھم نے اپنے دل میں حق کی طرف رجوع کرلیا تھا جیسا کہ پیشگوئی کے الفاظ سے ظاہر ہے۔۔۔ "بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے" سے ظاہر ہے اس لئے پادری کی موت میں تاخیر ہوئی۔ جس طرح حضرت یونس علیہ السلام کی قوم نے حضرت یونس علیہ السلام کی پیشگوئی سے ڈر کر رجوع کرلیا تھا تو عذاب ٹل گیا تھا۔ حضرت مرزا صاحب نے آتھم کو بار بار قسم کھانے پر آمادہ کیا یہاں تک کہ ایک ہزار روپیہ قسم کھانے پر دینے کا وعدہ بھی کیا بلکہ اس رقم کو بڑھاتے بڑھاتے چار ہزار تک بڑھا دیا اور فرمایا کہ وہ اعلان کرے کہ اس نے پیشگوئی سے ڈر کر حق کی طرف رجوع نہیں کیا۔ مگر پادری آتھم نے قسم نہیں کھائی۔ آخر حضرت مرزا صاحب نے اس تعلق کے آخری الہام کو اپنے اشتہار میں درج فرمایا۔ خدا تعالیٰ وعدہ فرماتا ہے کہ میں بس نہیں کروں گا جب تک اپنے قوی ہاتھ کو نہ دکھلاؤں اور شکست خوردہ گروہ کی سب پر ذلت ظاہر نہ کروں۔

حضرت مرزا صاحب فرماتے ہیں۔ اگر پادری صاحبان ملامت کرتے کرتے اُن (آتھم) کو ذبح بھی کر ڈالیں تب بھی وہ میرے مقابل پر قسم کھانے کیلئے ہرگز نہیں آئیں گے کیونکہ وہ دل میں جانتے ہیں کہ پیشگوئی پوری ہوگئی میری سچائی کیلئے یہ نمایاں دلیل کافی ہے کہ آتھم صاحب میرے مقابل پر میرے مواجہ میں ہرگز قسم نہیں اُٹھائیں گے اگرچہ عیسائی لوگ اُن کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیں اور اگر وہ قسم کھالیں تو یہ پیشگوئی بلاشبہ دوسرے پہلو پر پوری ہو جائے گی۔ خدا کی باتیں ٹل نہیں سکتیں۔

(اشتہار ۳۰ر دسمبر ۱۸۹۵ء)

حضرت مرزا صاحب نے آتھم کو قسم کھانے کے علاوہ نالش کرنے کی بھی ترغیب دی تھی لیکن آتھم نے نہ قسم کھائی اور نہ نالش کی اور اس طریق سے بتا دیا کہ ضرور اس نے رجوع بحق کیا تھا اور چونکہ اس نے علانیہ طور پر زبان سے اس رجوع کا اظہار نہیں کیا اس لئے خدا نے مجرم کو بے سزا نہیں چھوڑا اور اخفاء حق کی سزا میں آخری اشتہار سے جو ۳۰ر دسمبر ۱۸۹۵ء کو شائع ہوا سات ماہ کے اندر گرفت الٰہی میں آگیا اور ۲۶ر جولائی ۱۸۹۶ء کو حضرت مرزا صاحب کی زندگی میں ہلاک ہو کر عیسائیوں کی شکست کو ظاہر کر گیا۔

۱۔ یہ مباحثہ اسلام اور عیسائیت کے مابین تھا۔

۲۔ پیشگوئی آنحضرت ﷺ کو گالی دینے کی وجہ سے کی گئی تھی۔ تعجب ہے کہ مولوی مفتاحی کے دل میں نہ اسلام کی غیرت جوش میں آئی نہ آنحضرت ﷺ کی عظمت کا لحاظ ان دونوں سے بالا ہو کر مفتاحی کو حضرت مرزا صاحب کا جھوٹ دکھائی دیا اس لئے چلے ہیں پادری عبد اللہ آتھم کی طرف داری کرنے یہ ہے ان مولوی صاحب کا ایمان اور یہ ہے ان کی مسلمانی جو سمٹ کر حضرت مرزا صاحب کی مخالفت تک محدود ہوگئی ہے۔

محمدی بیگم والی پیشگوئی

مولوی مفتاحی کی نظر میں چونکہ پوری نہیں ہوئی اس لئے نعوذ باللہ حضرت مرزا صاحب جھوٹے ہیں۔

جواب :۔ محمدی بیگم والی پیشگوئی ایک انذاری پیشگوئی تھی اور مشروط تھی جو ایک خاص مقصد کیلئے خدا تعالیٰ کی وحی کے تحت کی گئی تھی جس میں حضرت مرزا صاحب کی اپنی خواہش کا کوئی دخل نہ تھا چنانچہ جب اس پیشگوئی کے بعض انذاری اجزاء پورے ہوئے اور محمدی بیگم کا والد احمد بیگ مدت مقررہ کے اندر مر گیا تو اس خاندان پر ایک زبردست ہیبت طاری ہوئی اور انہوں نے خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کیا اور اپنے مشرکانہ خیالات اور خدا تعالیٰ اور اس کے پاک نبی حضرت محمد مصطفی ﷺ کی شان میں گستاخیوں سے توبہ کرلی تو پیشگوئی کی غرض و غایت پوری ہوگئی جس سے پیشگوئی کی باقی مشروط جزئیات کالعدم ہوگئیں جیسا کہ قرآن مجید میں حضرت یونس علیہ السلام کے واقعہ میں اس کی نظیر ملتی ہے کہ قوم کی توبہ سے مقدر عذاب ٹل گیا تھا۔

یہاں یہ ذکر بھی خالی از فائدہ نہ ہوگا کہ اس پیشگوئی کی صداقت پر اس خاندان کے اکثر افراد نے مہر تصدیق ثبت کی اور وہ حضرت مرزا صاحب کی بیعت میں آکر بڑی استقامت کے ساتھ ہمیشہ مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت سے وابستہ رہے۔ ان میں محمدی بیگم کی والدہ بہنیں بھائی، بیٹا بہنوئی، وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

محمدی بیگم کے خاوند مرزا سلطان محمد صاحب کا انٹرویو :۔ محترم حافظ جمال احمد صاحب فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ نے ایک دفعہ مرزا سلطان محمد صاحب خاوند محمدی بیگم صاحبہ کا انٹرویو لیا جو اخبار الفضل ۱۳ / ۹ جون ۱۹۲۱ء میں مرزا سلطان محمد کے زمانہ حیات میں ہی مرزا سلطان محمد کا ایک انٹرویو کے عنوان سے شائع ہوا ہے حافظ جمال احمد صاحب لکھتے ہیں "میں نے مرزا سلطان محمد سے کہا اگر آپ برا نہ مانیں تو میں حضرت مرزا صاحب کی نکاح والی پیشگوئی کے متعلق کچھ دریافت کرنا چاہتا ہوں جس کے جواب میں انہوں نے کہا آپ بخوشی بڑی آزادی سے دریافت کریں۔

اس انٹرویو میں مرزا سلطان محمد صاحب نے کہا ۔ میرے خسر مرزا احمد بیگ صاحب واقعہ میں عین پیشگوئی کے مطابق فوت ہوئے ہیں مگر خدا تعالیٰ غفور و رحیم بھی ہے اور اپنے دوسرے بندوں کی بھی سنتا اور رحم کرتا ہے۔ سوال۔ آپ کو مرزا صاحب کی پیشگوئی پر کوئی اعتراض ہے؟ یا یہ پیشگوئی آپ کے لئے کسی شک و شبہ کا باعث ہوئی؟ اس کے جواب میں مرزا سلطان محمد صاحب نے کہا یہ پیشگوئی میرے لئے کسی قسم کے بھی شک و شبہ کا باعث نہیں ہوئی" اور یہ بھی کہا میں قسمیہ کہتا ہوں کہ جو ایمان و اعتقاد مجھے مرزا صاحب پر ہے میرا خیال ہے کہ آپ کو بھی جو بیعت کر چکے ہیں اتنا نہیں ہوگا۔

اس سلسلہ میں یہ بھی کہا۔ میرے دل کی حالت کا آپ اس سے بھی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اس پیشگوئی کے وقت آریوں نے لیکھرام کی وجہ سے اور عیسائیوں نے آتھم کی وجہ سے مجھے لاکھ لاکھ روپیہ دینا چاہا تاکہ میں مرزا صاحب پر نالش کروں اگر وہ روپیہ میں لے لیتا تو امیر کبیر بن سکتا تھا مگر وہی ایمان و اعتقاد تھا جس نے مجھے اس سے روکا۔ پس محمدی بیگم والی پیشگوئی کی یہ وہ اصلیت و صداقت ہے جس پر مولوی مفتاحی اپنے جھوٹ کا پردہ ڈال کر چھپا رہے ہیں۔ اگر مولوی مفتاحی کو اب بھی بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی امام مہدی معہود علیہ السلام و مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت میں شک ہے تو وہ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کے مباہلہ کے چیلنج کو قبول کریں اگر مولوی مفتاحی کو منظور ہے تو اپنے تمام اعتراضوں۔ الزاموں۔ بہتانوں کی ایک فہرست مرتب کر کے خدا تعالیٰ کی قسم کے ساتھ اخباروں میں شائع کر دیں اپنے دستخطوں کے ساتھ، پھر انتظار کریں یا پھر ہم سے مباہلہ چیلنج کا ٹریکٹ طلب کریں اُس کو اپنے دستخطوں سے اخباروں میں حلفیہ شائع کریں ایک کاپی ہمارے لئے بھی ارسال کریں ۔ پھر فیصلہ خدا پر چھوڑ دیں اور دیکھیں کہ کون ذلیل و رسوا ہوتا ہے اور کون خدا کی جناب میں عزت پاتا ہے۔ اگر مولوی مفتاحی بہادر اور دلیر ہیں تو میدان میں آئیں مذکورہ مباہلہ کو قبول کرلیں۔ یا خاموشی اختیار کریں خواہ مخواہ عوام میں تناؤ نہ پیدا کریں آج امن و اتحاد کی ضرورت ہے نفرتوں کی نہیں جسے مولوی مفتاحی سمجھ نہیں رہے ہیں۔

قادیانیوں کو دعوت اسلام

اس عنوان سے مولوی مفتاحی لکھتے ہیں۔

قادیانی لوگوں سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ واقعی اگر محمد ﷺ سے محبت رکھتے ہیں جیسا کہ ان کا دعویٰ ہے تو وہ صاف صاف پنجاب کے اس مدعی نبوت کے مکر و فریب سے چھٹکارا پالیں اور جس دین اسلام پر پوری دنیائے اسلام متفق و متحد ہے اس کو قبول کر کے اپنی آخرت کو بنانے سنوارنے کی فکر کریں ورنہ جیسا کہ میں نے پہلے بھی لکھا ہے نبوت محمدیؐ کے پرچم تلے تم کو ہرگز ہرگز جگہ نہیں مل سکتی بلکہ تم مرزا کی جھوٹی نبوت کے پرچم تلے ذلت و

(باقی صفحہ ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں)

بقیہ صفحہ : (1)

ہندوستان متحمل ہو سکتا ہے اور نہ پاکستان متحمل ہو سکتا ہے۔ یہ وہ خطرات ہیں جو میرے سامنے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ خطبہ جمعہ کے شروع میں جو آیت قرآنی میں نے تلاوت کی تھی اس میں ڈیموکریسی کو ہدایت ہے کہ جب تم اپنے حکمران چنا کرو تو ایسے حکام کو چنا کرو جو امانت کا حق ادا کرنے کی اہلیت رکھتے ہوں یہ ڈیموکریسی کا تصور نہ ہندوستان میں ہے اور نہ پاکستان میں ہے۔ آج جو دونوں طرف کے حکام فیصلے کرنے کے مجاز ہیں وہ ان دونوں صفات سے عاری ہیں نہ وہ عدل کی صفت رکھتے ہیں نہ امانت کی صفت رکھتے ہیں تو پہلی بات یہ ہے کہ نہ تو پاکستان میں عدل و امانت کو ملحوظ رکھ کر حکومتیں قائم کی جارہی ہیں اور نہ ہندوستان میں اور عدل کا فقدان اسی طرح ظاہر ہوتا ہے کہ یہ لوگ خود اپنے عوام سے عدل نہیں کررہے حضور نے سوال کیا کہ کیا ملک اپنے غریب اور بھوکے عوام سے عدل کر رہے ہیں کیا ان کا مالی و اقتصادی نظام دولت کو چند ہاتھوں میں سمیٹنے کا موجب نہیں بنا ہوا کیا عوام الناس اس ظالمانہ مشین میں روز بروز پسے نہیں جارہے ان کی روٹی کی کس کو فکر ہے۔ ان کے پانی کی کس کو فکر ہے تو جو قوم اپنے ایسے حکمران چنتی ہے جو عدل اور امانت سے عاری ہیں وہ حکمران پھر ان سے ویسا ہی سلوک کرتے ہیں۔ پس ایک پہلو سے ذمہ داری پھر عوام کالانعام پر آجاتی ہے یہ لوگ عقل سے عاری ہو کر اپنے ایسے رہنما چنتے ہیں جن کو کوڑی کی بھی پروا نہیں کہ کتنے گلیوں میں مر رہے ہیں کن کن مصائب کا شکار ہیں کیا کیا بیماریاں ان میں پھیل رہی ہیں کس طرح وہ اپنی عورتوں اور بچیوں کی عصمتیں بیچتے پھرتے ہیں تاکہ روٹی کے دو لقمے مہیا ہو جائیں۔

حضور نے فرمایا یہ آیت ان ساری باتوں کی راہنمائی کر رہی ہے۔ آیت کریمہ مجھے بھی یہ اختیار دیتی ہے کہ وہ بات کہوں جو انصاف کی بات ہے حضور نے فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ میری آواز کمزور ہے لیکن اس آواز کو سننے والے اگر کچھ بھی عقل رکھتے ہیں تو اسے غلط نہیں قرار دے سکتے حقائق بول رہے ہیں کہ تم لوگوں کو انصاف کے لئے چنا گیا اور تم لوگوں نے خود اپنی قوموں سے انصاف نہیں کیا۔ عوام کو گلیوں میں نچا رہے ہو۔ اس خوشی میں کہ کل انہیں پر مصیبتوں کے پہاڑ ٹوٹنے والے ہیں اور تمہارے حکمران اپنے اپنے علاقوں میں قلعہ بند ہو جائیں گے اور ان کو کچھ پروا نہیں ہوگی کہ کتنے غریب بھوکے گلیوں میں مرتے ہیں اور کتنے بچے اور بچیاں تباہ حال ہو رہی ہیں اس بات کی فکر سرحد کے دونوں اطراف کے حکمرانوں کو نہیں ہے۔ اس لئے میں دونوں ملکوں کے حکمرانوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ بے شک تم کسی طرح بھی حاکم بن گئے ہو خدا کیلئے عوام سے کچھ تو عدل کرو۔ اُن سے احسان کا سلوک کرو اگر تم اپنے عوام سے احسان کا سلوک کرو گے تو یہ عوام واقعۃً اپنے راہنماؤں کی جوتیاں اُٹھاتے پھریں گے۔ حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں حکمران کے ان طریقوں کا اطلاق عام ہوتا ہے یہ عظیم عالمی انقلاب ہر ملک میں برپا ہو سکتا ہے اگر حکمران۔ عدل، احسان اور ایتاء ذی القربیٰ (یعنی اپنے دلوں میں دوسروں کا غم اپنے قریبیوں کی طرح محسوس کرنا) کا سلوک اپنے عوام سے کریں۔

حضور نے فرمایا میں جماعت احمدیہ کو ایک عالمی نصیحت کرتا ہوں کہ وہ عدل احسان اور ایتاء ذی القربیٰ کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے پہلے سے بڑھ کر ان صفات پر عمل کرنا شروع کر دیں اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ دُعا سے کام لیں۔ مقبول دعاؤں کے بغیر آج نہ ہندوستان کے مسائل حل ہو سکتے ہیں نہ پاکستان کے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ ہر احمدی کا دل ایتاء ذی القربیٰ کے تحت ایک ماں کا دل ہو جانا چاہئے وہ دُنیا کے غموں کو محسوس کرے۔ راتوں کو اٹھے اور بلبلائے جو دور کی تکلیفیں ہیں وہ ان کو قریب دکھائی دیں۔ تب دل سے وہ دُعا نکلے گی جو مقبول ہو جائے گی۔ اپنے سینوں میں وہ دل دھڑکائیں جو لوگوں کے غم سے دھڑکتے ہوں جو لوگوں کے خوف سے دھڑکتے ہوں یہ وہ دل ہیں جن کی دھڑکنیں خدا کی تقدیر کی دھڑکنیں بن جائیں گی اس کو معمولی بات نہ سمجھیں اس پر عمل کریں اور وہ مصیبتیں جو آئندہ آنے والی ہیں اس کے لئے اپنے آپ کو ابھی سے تیار کریں کہ بنی نوع میں اپنی سہولتیں تقسیم کریں اور اُن کے دُکھ بانٹیں۔

×

بقیہ صفحہ : (9)

خواری لئے کھڑے ہو گے۔ اور وہاں کوئی تاویل نہ چل سکے گی اس لئے اس حالت زار کے پیش آنے سے پہلے اس پر غور کریں اور پھر اسلام میں داخل ہو جائیں۔ (اخبار سالار ۹۷-۱۰-۸)

جواب : معلوم نہیں مولوی مفتاحی کس خواب غفلت میں پڑے سو رہے ہیں۔

احمدی (قادیانی) اپنی پیدائش سے لیکر موت تک مسلمان ہے وہ کلمہ طیبہ کا عاشق ہے قرآن کا اللہ کا محمد رسول اللہ ﷺ کا عاشق ہے پانچ وقت کی نماز پڑھتا ہے۔ قرآن کریم کے ہر حکم پر ایمان رکھتے ہوئے صدق دل سے عمل کرنے کی کوشش بھی کرتا ہے اور اس زمانے میں اسلام کا جھنڈا جماعت احمدیہ کے ہاتھ میں ہے۔ دیکھو کیا لکھا ہے۔

۱۔ سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ امام مہدی موعود پرچم محمدی کا علمبردار اور صاحب دولت احمدیہ ہوگا" (ینابیع المودۃ الجزء الثالث صفحہ ۵۸)

۲۔ حضرت امام علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ یعنی آخری زمانے میں اُمت مسلمہ کے تہتر فرقوں میں سے نجات یافتہ گروہ اہل سنت کا صرف وہ فرقہ ہوگا جو مقدس طریقہ احمدیہ پر گامزن ہوگا (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح) ۳۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں میں ایک عجیب بات خدا تعالیٰ کے فضل سے اور اس کے خبر دینے سے بتاتا ہوں جسے کسی نے نہیں سنا اور نہ آج تک کسی خبر دینے والے نے اس کے متعلق خبر دی ہے۔ کہ آنحضرت ﷺ کی رحلت سے ایک ہزار چند سال بعد ایک ایسا زمانہ آتا ہے جبکہ حقیقت محمدیؐ اپنے مقام سے عروج کر کے حقیقت کعبہ سے متحد ہو جائے گی۔۔۔ اس وقت حقیقت محمدیؐ حقیقت احمدی کے نام سے موسوم ہوگی اور احمدیت خدا کی صفت احد کی مظہر ہوگی" (رسالہ مبداء معاد صفحہ ۵۸)

کیا مولوی مفتاحی کو اب بھی ہمارے اسلام میں شک ہے کیا سلف صالحین کی روایتوں سے بھی بڑھ کر کوئی دلیل ہے جو احمدیوں کے حق میں ہے۔ یہ وہ تصویر ہے جو ایک احمدی کی ہے اب آیئے ہم آپ کو آئینہ دکھاتے ہیں تاکہ آپ اپنا چہرہ دیکھ لیں۔

مولوی مفتاحی کے پیرو مرشد سید عطاء اللہ شاہ بخاری امیر شریعت مولوی مفتاحی کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ یہ اسلام جو تم نے اختیار کر رکھا ہے کیا یہی اسلام ہے جو نبیؐ نے سکھلایا تھا؟ کیا ہماری رفتار و گفتار اور کردار میں وہی دین ہے جو خدا نے نازل کیا تھا؟ یہ روزے اور نمازیں جو ہم میں سے بعض بعض پڑھتے ہیں اس کے پڑھنے میں کتنا وقت صرف کرتے ہیں؟ جو مصلے پر کھڑا ہے وہ قرآن سنانا نہیں جانتا اور جو سنتے ہیں وہ نہیں جانتے کہ کیا سن رہے ہیں اور باقی تئیس ۲۳ گھنٹے ہم کیا کرتے ہیں؟ میں کہتا ہوں کہ گورنری سے لیکر گداگری تک مجھے ایک ہی بات بتلاؤ جو قرآن اور اسلام کے مطابق ہو پھر میں کمیونزم سے کیوں لڑوں۔۔۔ ہمارا سارا نظام کفر ہے قرآن کے مقابلے میں ہم نے ابلیس کے دامن میں پناہ لے رکھی ہے۔ قرآن صرف تعویذ کیلئے اور قسم کھانے کیلئے ہے"

(احراری اخبار آزاد مورخہ ۹ دسمبر ۱۹۴۹ء)

اب مولوی مفتاحی کیا فرماتے ہیں اب ایک ہی صورت ہے وہ یہ کہ دیوبندیت سے توبہ و استغفار کر کے احمدیت کو قبول کر لیں۔ اسی میں آپ کی نجات ہے۔

گندم۔ کپاس اور سورج مکھی کی بھرپور فصل دینے والا بیکٹیریا

بھارتی سائنس دان نے دریافت کر لیا۔ کسانوں کیلئے خوشخبری

نئی دہلی (یو این آئی) بھارتی زراعتی ریسرچ انسٹی چیوٹ کے ماہرین نے زمین کے بیکٹیریا کے نئے گروپ کی زمین کو ہلا دینے والی دریافت کی ہے جس سے کسان کیمیائی کھاد کے ایک ذرہ تک کو استعمال کئے بغیر گندم۔ کپاس اور سورج مکھی کی بھرپور فصل حاصل کر سکیں گے۔ مائیکرو بیالوجی لیبارٹری کے ٹیکنیکل اسسٹنٹ آر ڈی ایس ملک نے سیورتج بیکٹیریا کے اس گروپ کا اچانک پتہ لگایا جو کسانوں کا دوست نواز ہے انہوں نے یہ دریافت کھاد کے رول کی تحقیق کرتے ہوئے کی۔

جناب ملک کا بیکٹیریا کلچر کا ایک پیکٹ گندم کی پیداوار کیلئے استعمال ہونے والی دو ہزار روپے کی کیمیائی کھاد کے برابر ہے اس کلچر کو قدرتی کھاد کے ساتھ استعمال کرنے سے کسانوں کی پیداوار میں بھاری اضافہ ہو سکتا ہے ایسے ہی بیکٹیریا کا ایک گروپ دالوں کی پیداوار میں استعمال کیا جاتا ہے ڈاکٹر ملک اور زراعتی ریسرچ انسٹی چیوٹ ابھی اس دریافت کو پیٹنٹ نہیں کرا سکے کیونکہ پیٹنٹ قانون میں خامیاں ہیں سیاسی پارٹیوں میں اتفاق نہ ہونے کی وجہ سے پارلیمنٹ پیٹنٹ قانون پاس نہ کرا سکی۔

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

شریف جیولرز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
دوکان : 0092-4524-212515
رہائش :0092-4524-212300

ESTD:1898
MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES
M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS
NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT
BANGALORE - 560002 INDIA
☎: 6700558 FAX: 6705494

We offer professional service in buying, selling of properties for all your real Estate requirement in Bangalore and Karnataka
Contact:-
CHOICE REAL ESTATE
327 Tipu Sultan palace Road
Fort Banglore 560002, ☎ 6707555

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔ (سیکریٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت 15044

میں برہان الدین چراغ ولد مکرم چراغ الدین صاحب مرحوم قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔
بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ ۹۷-۱۱-۳۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری کوئی بھی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ البتہ ایک چھوٹا کاروبار شروع کیا ہے۔ جسپر ۳۰۰۰ روپے لگائے ہیں۔ خاکسار کی اسوقت ماہوار آمد بصورت ملازمت ۷۹۴ اروپے ہے۔
میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی کل آمد کا ۱/۱۰ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ مذکورہ بالا کاروبار سے جو آمد ہوگی اسپر بھی حصہ وصیت ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت مورخہ ۹۷-۱۲-۱ سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
مظہر احمد طاہر	برہان الدین چراغ	منصور احمد چیمہ

وصیت نمبر 15045

میں فاطمہ بیگم زوجہ مکرم محمد عادل صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۷۱ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔
بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۸-۱-۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اس وقت میری جائیداد درج ذیل ہے۔

ا۔ جائیداد خاوند موضع ننگل باغبانہ قادیان ساڑھے سات مرلہ زمین مالیت مبلغ ۴۵۰۰۰ روپیہ ہے۔ ایک عدد کمرہ گارے سے بنا ہوا ہے جسکی مالیت مبلغ ۱۰۰۰۰ روپیہ ہے۔ مذکورہ بالا جائیداد میں شرعی لحاظ مجھے ۱/۸ حصہ ملے گا۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان کو کرتی ہوں۔
۲۔ نقری زیور آدھا کلو مالیت مبلغ ۳۵۰۰ روپیہ ہے۔
۳۔ حق مہر مبلغ دو صد روپے سوا دس آنہ بذمہ خاوند ہے۔
آبائی جائیداد میں سے کوئی حصہ نہیں ملا ہے میں مذکورہ بالا جائیداد کی وصیت شرح ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو کرتی ہوں۔
میری آمد کوئی نہیں ہے میں ماہوار مبلغ ۲۰۰ روپیہ رہن سہن کے معیار کے مطابق حصہ آمد میں چندہ ادا کرتی رہوں گی ماہوار مبلغ ۲۰ روپیہ سالانہ مبلغ ۲۴۰ روپیہ حصہ آمد بنتا ہے۔ مذکورہ بالا آمد یا جائیداد کے علاوہ اگر کبھی بھی کوئی جائیداد یا آمد پیدا ہوگی تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو کرتی رہوں گی۔ اس پر میری وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
حافظ شریف الحسن مبلغ سلسلہ	فاطمہ بیگم	انیس احمد خان مبلغ سلسلہ

وصیت 15046

میں محمد عادل ولد شیخ بدھو صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ دکانداری عمر ۵۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۷۱ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۸-۱-۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔
میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد درج ذیل ہے۔
ا۔ ساڑھے سات مرلہ زمین واقع ننگل باغبانہ موجودہ قیمت مبلغ پینتالیس روپے ہے۔ اس پر ایک کمرہ گارے سے تعمیر ہوا ہے۔ مبلغ ۱۰۰۰۰ ہزار روپیہ اس پر اخراجات لگے ہیں۔ آبائی جائیداد میں سے مبلغ اکتیس ۳۱۰۰۰ ہزار روپیہ ملا تھا اسی رقم سے مذکورہ بالا پلاٹ خریدا ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان کو کرتا ہوں۔
محلہ احمدیہ میں ایک چھوٹی سی دکان کرایہ پر لی ہوئی ہے اس میں سے ماہوار مبلغ ۳۰۰ تین صد روپیہ آمد ہوتی ہے۔ بشرح ۱/۱۰ مذکورہ آمد سے حصہ آمد میں چندہ ادا کرتا رہوں گا۔
اگر اس کے علاوہ کبھی کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں گا تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو کرتا ہوں گا۔ اس پر میری وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
حافظ شریف الحسن مبلغ سلسلہ	محمد عادل	انیس احمد خان مبلغ سلسلہ

نمایاں کامیابیاں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ ویسٹن امریکہ کی تین بچیوں نے حال ہی میں نارتھ یارک بورڈ آف ایجوکیشن کی طرف سے Duke of Edinburgh کا Bronze ایوارڈ حاصل کیا۔ ان طالبات کے نام درج ذیل ہیں:
☆۔ عزیزہ عائشہ باسط بنت مکرم محمد انور اعوان صاحب آف کیلگری۔ گریڈ ۱۰
☆۔ عزیزہ زونا خالد بنت مکرم محمود احمد خالد صاحب۔ گریڈ ۹
☆۔ عزیزہ ثانیہ خلیل بنت مکرم مرزا محمد خلیل صاحب۔ گریڈ ۹
احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان بچیوں کی اس کامیابی کو آئندہ کی کامرانیوں کا پیش خیمہ بنائے اور انہیں دینی و دنیاوی نعمتوں سے مالا مال فرمائے۔ آمین۔

درخواست دُعا

خاکسار قریباً دو ہفتے ہسپتال میں رہ کر اپریشن کے بعد گھر آگیا ہے احباب کرام سے عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے خاکسار کو کامل شفا عطا فرمائے۔ اور صحت و سلامتی کے ساتھ کام کرنے والی اور دین کی خدمت کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ (خواجہ رشید الدین قمر۔ لندن)

☆۔ خاکسار نے ان دنوں PUC IInd Art کا امتحان دیا ہے امتحان میں نمایاں کامیابی اور مزید حصول علم کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ میرے بڑے بھائی مکرم زبیر احمد تیماپوری حال مقیم بنگلور ان دنوں BUMS کا کورس کر رہے ہیں اس میں نمایاں کامیابی و روشن مستقبل کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (محمد اسحاق اللہ تیماپوری)

بقیہ صفحہ: (12)

۵۴۔ ٹرنیرا
اعصاب کی کمزوری کی وجہ سے نامردی۔ بوڑھے آدمیوں میں بار بار پیشاب آنے کی شکایت۔ عورتوں کو جماع سے نفرت۔

۵۵۔ یوہمبینم نامردی جو اعصابی وجہ سے ہو۔

۵۶۔ کینتھرس
پیشاب کی نالی میں سخت اینٹھن ہوتی ہے۔ خونی پیشاب۔ مثانے کی نالی اور عضو میں شدید جلن پیدا کرتا ہے اتنا شدید درد دوسری کسی دوا میں نہیں۔ اس دوا کے بعد مرک کار استعمال ہوتی ہے۔

۵۷۔ کینابس سیٹائیوا
سوزاک میں مواد گاڑھا زرد۔ پیشاب نہایت تکلیف سے آئے۔ پیشاب کرنے کے بعد درد۔ مثانے کی گردن میں تشنج۔

۵۸۔ ہیپر سلف
پرانا سوزاک جبکہ رطوبت بدبودار ہو۔ پیشاب کی نالی میں چھری کی موجودگی کا احساس ہوتا ہے۔

۵۹۔ ہائیڈراسٹس
پرانا سوزاک۔ گاڑھی زرد لیسدار رطوبت بکثرت اور بغیر درد کے خارج ہو۔

۶۰۔ نیٹرم سلف
سوزاک جس میں گاڑھا سبز رنگ کا مواد آتا ہو اور درد بالکل نہ ہو۔

مجرب نسخے

* وہ بچے جو کمرہ امتحان میں جا کر سب کچھ بھول جاتے ہیں یا کنفیوز ہو جاتے ہیں انہیں ایتھوزا ۲۰۰ استعمال کرنی چاہیئے۔
* جن طالبعلموں کو امتحان کا خوف ہو انہیں ارجنٹم نائٹریکم ۲۰۰ اور ایتھوزا ۲۰۰ ملا کر استعمال کرنی چاہیئے۔
* جنہیں خود اعتمادی کی کمی ہو یا پبلک میں تقریر کرنے کا خوف ہو انہیں لائکوپوڈیم ۲۰۰ استعمال کرنی چاہیئے۔
* اگر امتحان میں فیل ہو جانے کا خوف ہو تو کالی فاس 6X اور سلیشیا 6X ملا کر استعمال کریں۔
* جو بچے بہت زیادہ توجہ چاہتے ہوں انہیں پلسٹیلا ۳۰ + فاسفورس ۳۰ استعمال کروائیں۔
* جو بچے بار بار رونے کا بہانہ بناتے ہوں انہیں سٹفی سیگریا استعمال کرائیں۔
* جو بچے سکول جانے سے خوفزدہ ہوں انہیں فاسفورس + ایکونائیٹ + اوپیم استعمال کرنی چاہئیں۔
* جو بچے بہت ضدی ہوں ان کے لئے کیموملا ۱۰۰۰ مجرب ہے۔
* جو بچے اکیلے رہنے سے ڈرتے ہوں انہیں فاسفورس ۳۰ استعمال کرنی چاہیئے۔
* جو بچے رات کو ڈر کر اٹھ جائیں ان کو آرسنک + اوپیم + ایکونائٹ ۳۰ اللہ کے فضل سے عموماً فائدہ دیتی ہیں۔
* حادثہ کے نتیجہ میں اگر دماغ پر چوٹ آ جائے تو آرنیکا + نیٹرم سلف ۱۰۰۰ دینے سے اکثر فائدہ ہوتا ہے۔
* اگر دماغ کا کچھ حصہ ماؤف ہو جائے تو اوپیم ۱۰۰۰ کی ایک خوراک فوراً دیں۔
* اگر چوٹ کے بداثرات باقی رہ جائیں تو ہیلی بورس نائگر ۱ استعمال کرائیں۔
* بے ہوشی کی سستی دور کرنے کے لئے آرم میٹ ۲۰۰ فائدہ مند ہے۔
* خوف کے بداثرات کو دور کرنے کے لئے ایکونائٹ (M) کی صرف ایک خوراک فائدہ دیتی ہے یا اوپیم (M) کی ایک خوراک بھی فائدہ کا موجب بنتی ہے۔
* ہر اپریشن سے پہلے اور بعد میں آرنیکا ۱۰۰۰ کی ایک ایک خوراک فائدہ دیتی ہے۔
* اگر چربی زیادہ کھائی گئی ہو تو بعد میں پلسٹیلا استعمال کریں۔
* اگر کاربوہائیڈریٹ کی زیادتی ہو گئی ہو تو کاربوویج استعمال کرنی چاہیئے۔
* چاول اور گوشت سے الرجی ہو تو نکس وامیکا استعمال کریں۔
* انڈے سے الرجی ہو تو فلکیریا کارب کا استعمال مفید ثابت ہوتا ہے۔
* انڈے سے اسہال ہوں تو چینیم آرس استعمال کریں۔
* سگریٹ کی عادت چھڑوانے کے لئے کلیڈیم ۳۰ عموماً فائدہ مند ہے۔
* شراب کی عادت چھڑوانے کے لئے سلفیورک ایسڈ ایک قطرہ ایک گلاس پانی میں ڈال کر دن میں تین بار پئیں۔ اللہ کے فضل سے اچھا فائدہ دیتی ہے۔
* غلط دوائی یا ٹیکہ کا اثر دور کرنے کے لئے نکس وامیکا ۲۰۰ مفید ہے۔
* اگر پنسلین سے اسہال لگ جائیں تو نائیٹرک ایسڈ یا سلفر اونچی طاقت میں ایک خوراک استعمال کرنا فائدہ کا موجب ہوتا ہے۔
* یادداشت کی بہت کمی ہو جائے تو کالی فاس ۱۰۰۰ کی ایک خوراک اور پھر پلمبم ۲۰۰ کی چند خوراکیں استعمال کریں۔
* جو کوئی ہر ایک کو شک کی نظر سے دیکھے اور ان دیکھے خطرات سے خوفزدہ ہو تو اسے لیکیسس ۱۰۰۰ دیں۔
* اگر کسی کام میں دل نہ لگے موت کا خوف ہو، حادثہ کا ڈر ہو اور بے چینی بہت ہو تو آرسنک ۱۰۰۰ کی چند خوراکیں دیں۔

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N 61/57

Subscription
Annual Rs/-150
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea :10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt Gurdaspur Punjab (INDIA)

☎ (091) 01872-20757
20091
FAX (091) 01872-20105

Vol - 47 Thursday, 4th June 1998 Issue No : 23

ہومیوپیتھی طریق علاج کے متعلق آسان اور مفید معلومات

ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر بیان فرمودہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ عالمگیر کے ہومیوپیتھی اسباق سے مرتبہ کتاب ”ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل“ سے سلسلہ وار۔

(قسط نمبر 69 آخری)

مردوں کے جنسی امراض

۴۔ آرسنک البم

اعضاء تناسل میں بے حد ورم جس میں پانی بھی بھر جاتا ہے۔ عضو مشک کی طرح پھول جاتا ہے۔ فوطوں کی جلد پر بھی انتہائی ورم۔

۵۔ آرسنک آئیوڈائیڈ

ایستادگی خصوصاً صبح کے وقت مگر بعد میں ادھوری یا بالکل نہ ہو۔ اس دوا سے فوطوں میں پانی اترنے اور فوطوں کی سختی میں بھی فائدہ ہوتا ہے۔

۶۔ براسٹا کارب

اس میں جنسی خواہش اور جماع کی اہلیت بالکل ختم ہو جاتی ہیں عضو ڈھیلا پڑ جاتا ہے۔ مکمل نامردی اور اعضاء کا سکڑ جانا۔

۷۔ کلکیریا کارب

جنسی طور پر کلکیریا کا مریض عموماً کمزور ہوتا ہے۔ اعضاء مخصوص ڈھیلے اور کمزور۔

۸۔ کلکیریا فاس

شدید جنسی خواہش جیسا کہ پلاٹینا گریٹولا اوری گینم میں ہوتا ہے۔

۹۔ کلکیریا سلف

یہ نامردی کی بہترین دوائی ہے جبکہ دوسری علامات موافق ہوں۔

۱۰۔ کیمفر

کیمفر جنسی خواہش میں ناقابل برداشت حد تک اضافہ کرتا ہے جبکہ بڑی مقدار میں کھانے سے اس کے الٹ اثر ظاہر ہوتا ہے۔

۱۱۔ کیپسیکم

پیشاب کرنے کے بعد جلن۔ سوزاک کے پرانے مریض جن میں رد عمل نہ ہوتا ہو سوزاک کے بعد پروسٹیٹ گلینڈ میں درد۔

۱۲۔ کاربونیم سلف

شدید ایستادگی یا ایستادگی بالکل نہ ہو اور مکمل نامردی۔

۱۳۔ چنینم آرسنک

ایستادگی کمزور۔ احتلام

۱۴۔ کلیمیٹس

فوطوں میں درد خصیوں کے دائیں حصہ پر ورم رات کو تکلیف زیادہ چلنے سے اور بستر کی گرمی سے زیادہ تکلیف۔ سوزاک کے دب جانے کی وجہ سے تکلیف۔ پیشاب کی نالی سے گاڑھا مواد خارج ہوتا ہے۔

۱۵۔ کاکولس

اس دوا میں نامردی کی علامتیں پائی جاتی ہیں۔

۱۶۔ کونیم

مردانہ اعضاء تناسل کی کمزوری، نامردی، ایستادگی نہ ہونا۔ تیزی تھوڑی دیر رہے، ہم آغوش ہوتے ہی کمزوری آ جاتی ہے۔ خصیوں کی سوزش اور سختی۔

۱۷۔ سائی کلیمن

جنسی خواہش میں کمی، پروسٹیٹ غدود میں جوش اور پیشاب کی نالی میں سوئیاں چبھنا۔

۱۸۔ گریفائٹس

خواہش جماع زیادہ ہو۔ احتلام۔ اس کے خلاف حالت بھی پائی جاتی ہے یعنی مباشرت سے نفرت ہو جاتی ہے اور ایستادگی بالکل نہیں ہوتی۔

۱۹۔ کالی کارب

جن نوجوانوں نے جوانی عیش میں بسر کی ہے یا کسی بدعادت کا شکار رہے ہیں۔ اب ازدواجی زندگی میں اپنے آپ کو کمزور پاتے ہیں۔ مباشرت میں کمزوری ہوتی ہے۔

۲۰۔ کالی فاس

نامردی، خواہش جماع کم ہو جاتی ہے۔

۲۱۔ کالی سلف

سوزاک جس میں سبز یا زرد پتلی یا لیسدار رطوبت نکلے پیشاب جلن کے ساتھ آتا ہے۔ سیاہ رنگت گہری پیشاب مقدار میں زیادہ یا کم آئے۔ پیشاب میں چربی۔

۲۲۔ میڈورائینم

جن نوجوانوں کو کئی بار سوزاک ہوا ہو اور اس کا علاج انجکشن سے ہوا ہو ان کو جریان اور نامردی کی شکایت ہو جاتی ہے۔

۲۳۔ مرکیورس

سوزاک جو کچھ دن تک رہا ہو، قوت مردی مٹ جاتی ہے۔ جنسی خواہش کا زور اس کے ساتھ تکلیف دہ ایستادگی۔

۲۴۔ نیٹرم فاس

صبح کو اور رات کو تکلیف دہ ایستادگی۔ مسلسل ایستادگی۔

۲۵۔ نکس وامیکا

جنسی طور پر تھکا ماندہ نامرد۔ ذہن میں جنسی جوش مگر دخول کے ناہل۔

۲۶۔ فاسفورس

نمک کھانے سے قوت مردی کم ہو جاتی ہے۔ مثانہ اور پروسٹیٹ کے کینسر میں مفید دوا ہے۔

۲۷۔ سبائنا

مثانے کی نالی کا ورم اس کے ساتھ سوزاک کی رطوبت یا عام رطوبت کا اخراج۔

۲۸۔ سیپیا

مردانہ کمزوری۔ مرد اور عورت دونوں میں ہی جماع کی خواہش مٹ جاتی ہے۔

۲۹۔ سلیشیا

نامردی، جماع کے بعد کمزوری۔ مردی کمزوری۔

۳۰۔ سپونجیا

آرسنک کی طرح فوطے پھول گئے ہوں، سوزاک دب جانے کی وجہ سے، سردی لگنے یا کسی اور وجہ سے فوطوں کا ورم۔

۳۱۔ سٹیفی سیگریا

چہرہ مرجھایا ہوا۔ احتلام۔ کمر درد۔ ٹانگیں کمزور۔ اعضاء ڈھیلے۔ حرارت عزیزی کی کمی۔ پروسٹیٹ کی رطوبت کا اخراج۔ جنسی قوت کی کمی۔ ہر وقت خیال جنسی معاملات کی طرف رہتا ہے۔

۳۲۔ سلفر

قوت مردی کی کمی۔ جنسی خواہش زیادہ قوت بہت حد تک کمزور ہو جائے یا دخول سے پہلے ہی مادہ خارج ہو جاتا ہے یا دخول کے فوراً بعد خارج ہو جاتا ہے۔ پروسٹیٹ گلینڈ پر بھی گہرا اثر کرتی ہے۔

۳۳۔ ٹرینٹولا

آلات تناسل میں درد۔ جنسی خواہش اس قدر زیادہ ہو کہ قریب قریب پاگل ہو جائے۔

۳۴۔ فیرم فاس

مثانے سے پیپ خارج ہو۔ سوزاک۔ خون ملا پیشاب۔ جنسی خواہش بڑھ جاتی ہے یا بالکل ہی نہیں ہوتی۔ احتلام۔

۳۵۔ فلورک ایسڈ

جنسی خواہش بھڑک اٹھتی ہے مرد زبردست ایستادگی کی وجہ سے راتوں کو جاگتا ہے نہ صرف اس وقت جبکہ عورت پاس ہو بلکہ ہر وقت شہوت کا غلبہ رہتا ہے۔

۳۶۔ جلسیمیم

مردانہ اعضاء تناسل کی حالت بھی مریض کی تمام حالت کے مطابق ہوتی ہے۔ مادہ نکلتا رہتا ہے۔ نامردی۔ جماع کے بالکل ناقابل۔ عضو ڈھیلا پڑ جاتا ہے۔

۳۷۔ گریشی اولا

یہ عورتوں کے لئے اس حالت میں انتہائی مفید دوا ہے جبکہ اعضاء تناسل میں سخت بے چینی اور خراش ہو اور اگر جنسی خواہش اس درجہ تک بڑھ جائے کہ عورت مصنوعی ذرائع استعمال کرے تو جلسیمیم گریشی اولا، نکس وامیکا، فاسفورس، پلاٹینا اور زنکم پر بھی غور کرنا چاہئے۔

۳۸۔ کالی بائیکرم

عموماً جماع کی خواہش نہ رہے۔ اعضائے تناسل کے سرے پر سکڑاؤ کے ساتھ درد۔ چلتے وقت پروسٹیٹ گلینڈ میں چبھن کے ساتھ درد۔ پیشاب کی نالی سے لیسدار مواد نکلتا ہے۔

۳۹۔ لائیکوپوڈیم

۔ نامردی کیلئے اہم ترین دوائیوں میں سے ایک ہے۔ لائیکوپوڈیم اس حالت میں مفید دوا ہے جب کسی نوجوان نے بری عادتوں کی وجہ سے اپنے آپ کو برباد کر لیا ہو۔
CM میں ایک ماہ کے وقفہ سے دو بار استعمال کریں۔

۴۰۔ نائیٹرک ایسڈ

جنسی خواہش بڑھ جاتی ہے۔ رات کو تکلیف دہ ایستادگی۔ یہ دوا سوزاک میں نہایت مفید ثابت ہوئی ہے جبکہ رطوبت پتلی اور خون ملی ہوئی ہو۔ پروسٹیٹ گلینڈ کی سوزش اور اس کے ساتھ سوزاک۔

۴۱۔ فاسفورک ایسڈ

قوت جماع میں کمی۔ نامردی۔ ایستادگی آنے کے فوراً بعد پروسٹیٹ گلینڈ سے رطوبت نکلتی ہے۔ ہم آغوش ہونے پر عضو ڈھیلا پڑ جاتا ہے اور دخول کی نوبت نہیں آتی۔

۴۲۔ پلاٹینم

مرد اور عورت میں غلبہ شہوت۔

۴۳۔ پلسٹلا

۔ بعض عورتیں جو پلسٹلا کا مزاج رکھتی ہیں اگر ان میں جنسی خواہش جنون کی حد تک بڑھ جائے۔ ان لوگوں میں سوزاک نمایاں ہوتا ہے جن کے پیشاب کی نالی سے گاڑھا زرد مواد نکلتا ہو۔ سوزاک دب جانے کے نتیجے میں پروسٹیٹ گلینڈ کا بڑھ جانا۔

۴۴۔ سیلینم

مردانہ کمزوری اگرچہ خواہش زبردست ہوتی ہے مگر جسمانی طاقت کم ہوتی ہے۔ بار بار احتلام ہوتا ہے۔

۴۵۔ تھوجا

پیشاب کرتے وقت اور بعد میں جلن ہوتی ہے۔ گاڑھی زردی مائل سبز رطوبت کے اخراج کو دور کرتی ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے مثانہ کی نالی میں پیشاب حرکت کر رہا ہو۔

۴۶۔ کیلیڈیم

نامردی۔ صبح کے وقت نیم بیداری کی حالت میں ایستادگی آتی ہے اور پھر جاگنے پر ختم ہو جاتی ہے جب خواہش پوری تیزی پر ہو تو جماع نہیں کر سکتا۔ مثانے کی نالی کے اخراج اور سوزاک میں مفید ہے۔

۴۷۔ نیٹرم میور

جماع کے بعد بھی انزال ہو۔ نامردی اور انزال میں دیر ہو۔ پیشاب کرنے کے بعد پیشاب کے راستے میں سخت درد۔ پیشاب کرنے کے بعد محسوس ہوتا ہے کہ ابھی اور پیشاب باقی ہے۔ دوسروں کی موجودگی میں بہت دیر تک انتظار کرنا پڑے۔

۴۸۔ بوفو

احتلام۔ نامردی۔ ہمبستری کے وقت مرگی کا دورہ پڑ جائے۔ اعضائے تناسل کو بار بار چھونے کا رجحان۔

۴۹۔ اونوسموڈیم

نامردی۔ خواہش بالکل ختم ہو جاتی ہے۔ سرعت انزال۔
CM میں ایک ماہ کے وقفہ سے دو تین خوراکیں۔

۵۰۔ اوری گینم

مصنوعی طریقوں سے جنسی بھوک مٹانے کے بدنتائج۔ جنسی خواہش کے خیالات کا غلبہ۔

۵۱۔ نیوفرلوٹیم

نامردی۔ اعضائے تناسل میں بہت کمزوری اور سرد چنانچہ جنسی خواہش بالکل نہیں ہوتی۔ اعضاء ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔ رفع حاجت یا پیشاب کرتے وقت مادہ خارج ہوتا ہے۔ احتلام

۵۲۔ سیلکس نائیگرا

یہ دوا جنسی خواہش کو دور کرتی ہے اور تسکین دیتی ہے۔ احتلام۔

۵۳۔ ٹری بیولس ٹیرسٹرس

اس نامردی میں مفید ہے جو جماع کی زیادتی کی وجہ سے بڑی عمر میں آتی ہے مثلاً مسلسل پیشاب کی حاجت ہو۔

(باقی صفحہ ۱۱ پر ملاحظہ فرمائیں)